BROWN
BOOK ONLY

UNIVERSAL LIBRARY
OU_222646
UNIVERSAL LIBRARY

OUP—390—29-4-72—10,000

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ۸۹۱۵۴۳۱ خ   Accession No. U 1503

Author   و خ

Title   خلوص صدیق علی حسینی
افکار غیب

This book should be returned on or before the date last marked below.

LIBRARY

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مجموعۂ کلام معجز نظام سید العلما تاج الاولیا قطب الاقطاب فرد الاحباب حجۃ العاشقین سند المحبین
حضرت سیدنا مولانا حافظ سید محمد صدیق علی حسینی قادری قدس اللہ سرہٗ و افاض علینا من برکاتہٖ و فتوحاتہٖ موسوم بنام تاریخی

افکارِ غیبی ۱۳۱۴ ہجری

حسب الارشاد بلبل بوستان محمدیہ گل گلزار مصطفوی حضرت مولانا
مولوی حاجی سید محمد عثمان صاحب قادری حسینی المتخلص بہ فائق

در مطبع فخر نظامی حیدرآباد ۱۳۲۳ ... الملک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

القصائد

کون ہے غیرتِ یوسف نہیں خواہاں تیرا / کسکو سودا نہیں رشکِ مہِ کنعاں تیرا

ملک و جن و بشر ارض و سما شمس و قمر / کون ہے وہ جو نہیں تابعِ فرماں تیرا

انبیا دیکھ کے حیران رہیں حشر مین سب / اللہ اللہ وہ اقبال وہ ساماں تیرا

فخر کسطور نہ کیجے کہ یہہ ہے فخر اپنا / امتی مین بھی ہون پیغمبر ذیشان تیرا

ہے مرا سینۂ گل خوردہ مدینہ کا چمن / تجھکو گلزار مبارک ہے رضوان تیرا

ہے یہہ ظاہر خبرِ اَدَّبَنِیْ رَبِّیْ سے / کر سنوارا ہے تجھے خالقِ یزدان تیرا

کلمہ پڑہتا ہے ترے نام کا ہر سنگ و شجر / ہے کلامِ لبِ معجز گہر افشان تیرا

راست قامت پہ ترے خلعتِ یکتائی ہے / تجھکو قوسِ احدیت ہے گریبان تیرا

ہے یقین فَاتَّبِعُوْنِیْ مرے دعوے کی دلیل / دوست حق کا ہے جو ہے تابعِ فرمان تیرا

افکار غیب

...شرف الدین صاحب قبلہ قدس سرہ

پہنس گئے ہین دام مین عصیان کے ہم باغ عالم مین ہے پژمردہ یہہ دل اپنے الطاف و کرم سے ای کریم سر پہ ہو ہم عاصیون کے حشر مین	رحم ہو اے شمعِ بزمِ اولیا غنچۂ امید اپنا ہوئے وا حاضر و غائب کے کر مطلب روا احمدِ مختار کا ظلِّ لوا

التجا ہے خلق کی اور سبکی یہہ
آفتِ دارین سے ہمکو بچا

روئے روشن رسولِ امی کا بس وہ بوٹا سا قد سنہرا رنگ اللہ اللہ تمنے ہے پایا دفترِ چرخ پایمال ہوا کیدِ کفار کیا چلے اونپر چل بچل کفر کے ہوے سب کام رنگیا چاند چاٹ کر چینی فردِ باطل ہین سب حسین جس سے کیا یہہ دل ہی پہاڑ ہے اپنا ہین بٹے سب تری ہتیلی کے سر پہ اپنے اٹھائی عرش نے بہی	آئینہ ہے ظہورِ ہستی کا کام کیا کیمیا کی بوٹی کا بندگی مین مزا خدائی کا ہے وہ رتبہ رسولِ اُمّی کا وہ تو جالا ہے ایک مکڑی کا ہے یہہ صدقہ تمہاری جوتی کا خوان تمکو ملا ہے خوبی کا ہے وہ چہرہ رسولِ امی کا طالب اونکی ہوا تجلّی کا مہ اشارہ نہ سمجھے اونگلی کا ہے وہ رتبہ تمہاری جوتی کا

افکار غیب

خلق

محبوبِ خدا اسے پہیر کے منہ — اللہ کو شکل دکہانا کیا
ایجانِ جہان ایمانِ جہان — گر آپ نہو تو ٹہکانا کیا
پایا ہے تجہا بندہ نواز — اب دولت کیا ہے خزانہ کیا
جو شافعِ حشر کا منکر ہو — پہر حشر مین اوسکا ٹہکانا کیا
دوزخ مین وہ کہیلے ہے دہمال — تو اوسکے فقیر کو جانا کیا
ہم مانگتے ہین ان زلفون سے — الجہیگا ہم سے زمانہ کیا
ہل جانا بس لبِ رنگین کا — بخشش کا رنگ جمانا کیا
ہے بات بڑی اور منہ چہوٹا — محبوبِ خدا کو سرانا کیا

ولہ

عاصیونکو رحمتِ حقکی نظر سے دیکہنا — حوضِ کوثر کو ہماری چشمِ تر سے دیکہنا
مہبطِ انوار ہے وہ شہرِ محبوبِ خدا — اُس زمین کو عینکِ شمس و قمر سے دیکہنا
سنگِ مرمر کی صفائی پر پہسلتی ہے نظر — وہان ملک جاروب کش ہین بال و پر سے دیکہنا
جلوۂ حق ہے عیان شانِ رسول اللہ سے — شان یہہ تفسیرِ مَا اَنَا بَشَرٌ سے دیکہنا
رطب یابس سے جہان گی ہوگا جی اوسکا اوچاٹ — جو مزا پایا رطب سے یا تمر سے دیکہنا
اونکے قدمون پر شفاعت خواہ رکہدینگے جو سر — بارِ عصیان سب اتر جاویگا سر سے دیکہنا

ولہ

خُلق سے ہے بیجا دعوے تیرا — نعت جو سے لکہے منہ کیا تیرا

ولہ

افکار غیب

خدا کی وہ کرسی پہ جلوہ نمائی — وہ ممبر کسیکا وہ پایا کسیکا
وہ تارون سے جام اور وہ موتی سا پانی — جھلکتا وہ حوض مصفا کسیکا
وہ ہول قیامت جہان کام آوے — کسیکا نہ باپ اور بیٹا کسیکا
چھڑا کر سب آفت سے ہم عاصیون کو — وہ جنت مین ساتھ اپنے لانا کسیکا
وہ ہی کون ساری خدائی کا مالک — رسول اور محبوب پیارا کسیکا

ولہ

اے جز تو وسیلہ نیست مارا — بنگر بر حال من خدا را
قدمون کے سوا نہین سہارا — شاہا نظرے کنی گدا را
صناع ازل کی صنعتین سب — از ذات تو ہست آشکارا
بیمار عشق آپ کا ہون — صورت بنما کہ نیست یارا
منظور اگر وصال حق ہو — مگذار خیال مصطفیٰ را
دلمین نہین آپکے کوئی غیر — بگذاشتہ ایم ماسوا را
ٹکڑے کرتے ہین جیب و دامن — کارے فرما گل و صبا را
چہرے سے نقاب کو اٹھادو — بکشا تفسیر والضحیٰ را
ہات آئے اگر بصد عقیدت — سجدہ بکنیم نقش پا را
چھپ جائین گناہ عاصیون کے — کوتاہ مکن بما ردا را
نظارۂ طور کے ہین مشتاق — بینیم آن چشم سرمہ سا را

افکار غیب

از گناہ ما گنہگاران مپرس
لطف تو انعام و کرم از ما خطاست

ردیف زا

اثرِ وحیِ آلہی ظاہر	از کلامِ عمرِ فاروق است
منتشر در ہمہ آفاق وجہات	فیضِ عامِ عمرِ فاروق است
این تراویح کہ شد راحتِ ما	اہتمامِ عمرِ فاروق است
ہر کرا ساعتِ شرع اکفت	مستِ جامِ عمرِ فاروق است
اینکہ از شوکتِ دین می بینی =	انتظامِ عمرِ فاروق است

در مدحِ والد ماجد	ہست اہلِ خلق بجانم سوگند دل غلامِ عمرِ فاروق است	حضرت مصنف مرحوم

واقفِ راز خدا کو شیخ ماست	حافظ و سید محمد بادشاہ است
آنکہ ما گم گشتگان را رہنماست	مرشدِ ہادی و ولیِ باصفاست
عارفِ واصل جنابِ محترم	صوفی و صافی خدا را آشناست
ہم نکوئی کرد او با دشمنان	ہیچو او در دوستانِ حق کجاست
مختصر کن خلق زینجا قصہ را	در ثنایش ہرچہ برخوانی بجاست
خواہ از حق بہرِ او قرب و رضا	آنچہ از ما میرسد او را دعاست
ایخداوند کریم ذو المنن ٭	گر تو حاجت خواہ ہر شاہ و گدا
واجزاہ یا ربنا خیر الجزاء	ایکہ لطفِ عامِ تو بے انتہاست
دار اورا در جوارِ لطفِ خویش	کن عطا از فضل او را ہرچہ خواست
جملہ آل و پیروانش را خدا	دار با ایمان و دین بر راہِ راست

افکار غیب

ردیف قاف

در فضیلت خلیفہ اول

ردیف نون

افکار غیب

ہین بعدِ رسول سب سے بہتر صدیق
اوس شاہ کے ہین وزیر اکبر صدیق

اللہ رے اوس کریم کی جود و سخا
سایل کو سب اپنا دیدے گہر صدیق

حضرت کہتے تھے کہ احسان تیرا
مجہہ سے نہ ادا ہوا مقرر صدیق

دیدار خدا سبکو عموماً ہو گا
اور تجہہ کو خصوص روزِ محشر صدیق

کوئی نہ امامت کرے اوسکے ہوتے
موجود مرا ہو جسجگہ پر صدیق

غارِ ہجرت مین اور بعدِ رحلت
ہر جا پہ ہین ثانی پیمبر صدیق

لطف و کرم اسے خلیفۂ شاہِ رسل
یہہ آپکا ہے غلامِ کمتر صدیق

ردیف میم

عاشقِ روے ہی ہون مہِ کنعان کی قسم
سایلِ کوئی ہی ہون مین سلیمان کی قسم

دہن و چشم کی توصیف مین قاصر ہی زبان
گلِ خندان کی قسم نرگسِ حیران کی قسم

گیسو و عارضِ انور کا تصور ہے مجھے
صبحِ جنت کی قسم شامِ غریبان کی قسم

بستۂ زلفِ رسولِ عربی بیشک ہون
واثقِ حبل متین ہون مین رگِ جان کی قسم

روشن از جلوۂ ذات تو چہ دیر و چہ حرم
کفر و ایمان کی قسم گبر و مسلمان کی قسم

ہجر مین آپکے مضطر ہون بسانِ سیماب
دردِ فرقت کی قسم سینۂ سوزان کی قسم

سوزِ فرقت سے پیمبر کے نہ رہے گریہ
مردمِ چشم تجھے نوح کے طوفان کی قسم

جز خدا آپکے رتبہ کو کوئی کیا جانے
دلِ نادان کی قسم ہر دلِ نادان کی قسم

آپکے دامنِ دولت کو نچہوڑونگا کبھی
دستِ وحشت کی قسم چاکِ گریبان کی قسم

ولہ

ہے دور منزل میں تھک گیا ہوں ہات پکڑ لے کر مشکل آسان

عاشق ہوں تیرا اے میرے مولا اے میرے مولا عاشق ہوں تیرا

زلفوں کا قیدی عارض کا شیدا نرگس کا حیران ابرو پہ قربان

شانِ نبوت شانِ رسالت ہے سر سے پا تک اللہ کی قدرت

کانِ ہدایت جانِ شفاعت رحمت کے صدقے رافت کے قربان

پرتو ہے تیرا ساری خدائی یہہ سب اجالا یہہ روشنائی

دلکی تجلّی جانکی صفائی ہے نور تیرا اے ماہِ تابان

نام مبارک وردِ زبان ہے تسکین دل ہے آرام جان ہے

ہر ایک بلا سے حرز و امان ہے کیا فکر دشمن کیا فکرِ شیطان

محبوبِ حق کی درگاہ یہہ ہے جنت جو پوچھو واللہ یہہ ہے

اے جانیوالو ہان راہ یہہ ہے کیون ہو رہے بھٹکے پھرتے ہو حیران

تشبیہ دیکر چرخ بریں سے آنکھیں لگیں ہیں اپنی زمیں سے

وصف اوسکا پوچھو روح الامین سے ہے رشکِ جنت یا روح و ریحان

ہے مردمک کا مردم کو دہوکا کیا پڑ گیا ہے آنکھو نپہ پردہ

سایہ ہے اوسکے دیوار و در کا آنکھو نمین اپنے پیدا و پنہان

شرمندگی ہے یہہ بندگی ہے یہہ بندگی ہے شرمندگی ہے

مرنے سے بدتر یہہ زندگی ہے مجھکو جلادے ٹھوکر سے ایجان

بو غنچہ مین جبتک ہو تراوٹ گل تر مین گل شاخ شجر مین اور طعم ثمر مین
مدّاحِ رسولِ عربی نام ہے میرا یہ کام ہے میرا اسلام ہے میرا
ای الخلق یہی شہرہ ہے ہر جن و بشر مین ہر راہ گذر مین بازار مین گھر مین

ولہ

بے شک مین واصفِ پیمبر ہون
تسکین وہ ہر دلِ مکدّر ہون

اوس شہ کا گریبان سگِ در ہون
میدانِ حشر مین غضنفر ہون

طالب ہون نہ مشک کا نہ عنبر کا
نکہت سے آپ کے معطر ہون

اے از نامِ تو قوتِ جانم
فرقت مین ناتوان لاغر ہون

واصف ہون اون کے تیغ ابرو کا
اعداے دین پر مظفّر ہون

عالم کے پیچ سے رہا ہون مین
ہان قیدِ گیسوی معنبر ہون

لکھون کیا مدحِ عارضِ انور
حیران ہون آئینہ سا ششدر ہون

شاہانِ دنیوی سے کیا مطلب
دولت سے آپ کے تونگر ہون

افتادہ و دور چون ز گلزارت
بلبل سا نعرہ زن سراسر ہون

بیمارِ عشق ہون خبر لیجے
شب کو گریان تو دن کو مضطر ہون

کیا خوف اے خلق روزِ محشر کا
مین مدّاحِ شفیعِ محشر ہون

ولہ

ہے شورِ مرغانِ چمن ہر سو میدانِ چمن صدقے ہون خوبانِ چمن ہو تازہ تر شانِ چمن
ہر دل ہو قربانِ چمن ہر سو ثناخوانِ چمن ہووے جو وہ جانِ چمن رونق فزاے انجمن

تھی سبکو جسکی جستجو پیدا ہوا وہ نیک خو ہر ایک جسکا تا رہو عالم کا ہی حرز گلو ۔
ذرّہ ہے جسکے روبرو ہر مہر طلعت ماہ رو پہیلے اگر اوس گل کی بو یکسر مہک جاے چمن
ہی اوسکی وہ زلف دوتا قربِ خدا کا سلسلہ نور جبین صلِّ علیٰ روشن ہی جس سے دوسرا ۔
وہ چشم پر ناز و ادا ہی چشمۂ فیضِ خدا ابرو مین محراب ہے عاصی و شیخ و برہمن ❊
وہ لعلِ لب آبِ بقا مردہ دلونکو دی جلا وہ سلکِ دندان بے بہا ہے ایک تجلّی خدا
گوہر بہی ہی غرقِ حیا الماس بہی سم کہا گیا دریاے خوبی سی ہوا ظاہر جو وہ دُرِّ عدن
آوارۂ دشتِ جنون فرقت مین کبتک مین رہون خستہ دل و جان زبون ہر چشم سی جاری ہی خون
ای عاصیو کب تک رہون تسکینِ دل اپنی کرون گر خواب مین بہی دیکہلون حضرت کی زلفِ پر شکن
اوس شاہ کی وہ خاک پا ہی سرمۂ شاہ و گدا جسکے سبب روشن ہوا ہر دیدۂ اہلِ صفا
وہ قدِ بالا دلربا ہے سایۂ لطفِ خدا اس باغِ دنیا مین بہلا کس طرح ہو سایہ فگن
اے چارہ سازِ بیکسان اے دستگیرِ مومنان اے سرورِ عالمیان اے بادشاہِ دو جہان
اے قبلۂ امن و امان اے کعبۂ صاحبدلان ہو رحم ہمپر ہر زمان اور دفع ہون رنج و محن
صدیق باصدق و صفا ہین جانشینِ مصطفےٰ حضرت عمر ذی مرتبہ مہرِ سپہرِ ابتدا
عثمان امام باحیا ماہِ سمارِ اتقا حضرت علی شیرِ خدا مشکل کشاے مرد و زن
سب آل اور اصحاب کے صدقے سے ای خالق مری بر لا مقاصد خلق کے اور سبکے اپنی فضل سے
عشقِ شہ لولاک سے ہو بہرہ کلی مجہے یا رب پہر مجہکو رہی ہرگز خیال جان و تن

کیونکر نہ بہشتی ہون گنہگار نظر مین	ولہٗ	ہے لطفِ جناب شہ ابرار نظر مین

انکار غیب

ردیف نون

کہان تشبیہ ہو محراب ابروے پیمبر سے
ہماری چشم وہ خونبار ہے نسبت نہین جس سے
دلیل الفت خیر البشر رکہتا ہون عالم مین
رسول اللہ کو دست کرم ہی یقین خجلت
کیا ہے سوز عشق احمدی نے منفعل یہانتک
کیا ہون مونس جان رات دن تنہائی مین اپنے
مری اشعار لاؤ وجد مین ہین خلق گلشن مین یا

مہ نو کو ہلال عید کو شمشیر بران کو
گل رنگین کو لخت جگر کو شاخ مرجان کو
دل سوزان کو اس چاک جگر کو داغ پنہان کو
در غلطان کو بحر جوش زن کو ابر نیسان کو
ضیائی طور کو برق جہان کو شمع سوزان کو
خیال گیسوی پیچان کو یاد روے رخشان کو
عنادل کو بہی قمری کو ہر اک مرغ خوش الحان کو

ردیف ہا

ہے دل مین ہواے چمنستان مدینہ
واللہ مین ہون بلبل نالان مدینہ

سینہ مرا روشن ہے تجلی خدا سے
جب سے ہے خیال رخ تابان مدینہ

زنہار نہین لعل جواہر کی تمنا
بس ہے مجھے خاک در سلطان مدینہ

ہے گلشن عالم مین فراق نبوی سے
ہر داغ دل اپنا گل خندان مدینہ

فرماؤ کبہی یاد ہمین اے شہ کونین
بہولا نہین جاتا غم ہجران مدینہ

سرسبز ہو گلزار جنان یاد نبی سے
جنت مین بہی ہے چشمۂ فیضان مدینہ

اے جذبۂ شوق اب مجھی پہنچا دو وہان تک
ہے شاق بہت فرقت یاران مدینہ

ممدوح ملایک ہے جہانین وہ ہر اک آن
ہو عاشق مضطر ہو ثنا خوان مدینہ

محفوظ ہے آفات دو عالم سی ہمیشہ
ہو امن کا میدان بیابان مدینہ

افکار غیب

مدد اے ساقیِ کوثر مدد اے شاہِ رُسل
شق ہوا جسکی جلالت سے قمر کا سینہ
نیستی مجھکو دکھاتی ہے ظہورِ ہستی
یہان اترتی ہے ہمیشہ ہی خدا کی رحمت
مسکنِ نور و تجلّی ہے مرا خانۂ دل
آئینہ کا نظر آوے نہ مجھے کیون جلوہ

در پہ اک تشنۂ دیدار پڑا رہتا ہے
لوحِ دل پر مرے وہ نام کہدا رہتا ہے
دلمین عشقِ شہِ لولاک لما رہتا ہے
یہہ وہ دریا ہے جو ہر وقت چڑہا رہتا ہے
شوقِ نظارۂ محبوبِ خدا رہتا ہے
آگے آئینۂ لولاک لما رہتا ہے

کسکو انکے خلق نہین چشمِ شفاعت اون سے
ساری آنکھونکا وہان فرش بچھا رہتا ہے

محوِ بہارِ دیدار کیجے
ہمراہ اپنے زادِ قیامت
دعوے اگر ہے عشقِ نبی کا
رکھتا ہون بختِ خوابیدہ حضرت
ہو دفع ساری حیرانی دل
تختِ سلیمان کی کب ہے پروا
ہم عاصیون کے حق مین جو چاہو
ہوتی ہے حاصل صحت جہانکی
امیدِ واثق رکھتا ہون شاہا

الفت سے اپنی سرشار کیجے
حُبِ رسولِ مختار کیجے
دنیا سے دلکو بیکار کیجے
ٹہوکر سے اپنی بیدار کیجے
مرآتِ عکسِ رخسار کیجے
ملکِ بقا کا سالار کیجے
اے جزو کل کے مختار کیجے
نرگس کا اپنی بیمار کیجے
مجھکو نہ مثلِ اغیار کیجے

افکار غیب

[illegible]

بشکل عندلیب زار رہتے ہیں سدا نالان ۔ ہمین جب یاد آتا وہ مدینہ کا بیابان ہے
تجلی دیکھکر آئینۂ رخسار حضرت کی ۔ سحر سے شام تک خورشید بھی ششدر حیران ہے
ذرا چشم بصیرت سے تو دیکھو اے عزیزو تم ۔ رسول اللہ کا جلوہ ہر اک شئے مین نمایان ہے
جبین پاک کے پرتو سے ہو جاتے ہین دل روشن ۔ تمہاری ذات عالی یا محمد شمع عرفان ہے
نہین ممکن ہے ہم سے وصف اوس سلطان خوبان کا ۔ کہ بالا عرش اعظم سے بھی جسکا قصر ایوان ہے
بیان کیا ہم سے ہو نعت مبارک آپکی شاہا ۔ نہ یارا ہے قلم کو نہ زبان میں اپنے امکان ہے
نگاہ لطف سے دیکھو ذرا اے سرور عالم ۔ گنہگاران امت کا بہت حال پریشان ہے
وسیلہ ہے ہمین اوس گوہر کان شفاعت کا ۔ قیامت کی نہ دہشت ہے نہ ہرگز خوف عصیان ہے

نہ کیون محفوظ ہون اے **خلق** ہم آفت سے عصیان کی
حبیب کبریا شاہ رسل اپنا نگہبان ہے

جو نبی کا خادم درگاہ ہے ۔ وہ ہر اک اہل ہدا کا شاہ ہے
طالب حب رسول اللہ ہون ۔ چاہ دنیا کی نہ مجھکو چاہ ہے
اوس لب کوثر نشان کی یاد مین ۔ حال ابتر ہے خدا آگاہ ہے
مقصد دارین ہے ذات شریف ۔ دین و دنیا کی کسے پرواہ ہے
خاک ہے وہانکی طلائے مغفرت ۔ جلوہ فرما جس جگہ وہ ماہ ہے
زلف کو تشبیہ سنبل سے نہین ۔ یہہ رگ جان ہے وہ ادنا کاہ ہے
مرحبا اے دل طریق مصطفا ۔ واہ کیا جنت کی سیدہی راہ ہے

انکار غیب

[illegible]

ہو جاؤن سرخرو مین شہیدان عشق مین
گر جان نکلے گنبد خضرا کے سامنے

دعائے والد ماجد

اتنی ہے آرزو مری ایخلق روز حشر
دوڑون جلو مین ناقہ قصوا کے سامنے

حضرت مصنف مرحوم

خاص اولادِ نبی یا مرشدی — آپ بیشک ہو ولی یا مرشدی
حافظ و سید محمد بادشاہ — ہو حسینی قادری یا مرشدی
عمر بہر مصروف طاعت ہی رہی — واہ لطفِ زندگی یا مرشدی
فہم کامل حق نے بخشی آپ کو — صاحب علم و فنی یا مرشدی
دولت عرفان لٹائے کسقدر — ہو سخی ابن سخی یا مرشدی
راستے والے بہی قایل ہو گئے — حق نے دی وہ راستی یا مرشدی
جتنے جی تہے اور ہوئے پہر بہی ہے سب — خلق تم سے ملتجی یا مرشدی
شک نہین ہی شک نہین ہی شک نہین — جنتی ہو جنّتی یا مرشدی
دستگیر بیکسان فریاد ہے — ہے ستاتی بیکسی یا مرشدی
دوستو نکی دشمنِ جان ہو گئی — یہہ جدائی آپکی یا مرشدی
پہر خوشی تسکین ہماری کیجئے — تنگ ہے دنیا سے جی یا مرشدی
آگیا پیغام وصلِ یار جب — چلدئے با صد خوشی یا مرشدی

خلق چلّاتا ہے ہر دم ہجر مین
سیدی یا والدی یا مرشدی

افکار غیب

ہمین کیا کام شاہانِ جہان سے	گدا ہین اوس درِ دولت سرا کے
الٰہی دور ہو یہ شامِ فرقت	تصدق صبحِ روے مصطفیٰ کے
یہی ہات آئے لغتِ روزِ محشر	رہون سایہ مین اونکی نقشِ پا کے
گنہگارون پہ ہو چشمِ ترحم	طفیلِ اصحاب و آلِ مجتبیٰ کے
تجلی دیکھہ لین روے نبی کی	جو ہون مشتاق دیدارِ خدا کے

بعشقِ سرورِ کونین اے خلق
چھٹے جھگڑے سے ہم خوف و رجا کے

عشق کے نیرنگ و کہلانے لگے	نام کے سنتے ہی مرجانے لگے

ہم شہیدِ عشق کہلانے لگے

ہاتھہ خالی ہو کے شرمانے لگے	جب تہیدستی سے گھبرانے لگے

اشک ہم آنکھون مین بھر لانے لگے

یا رسول اللہ خبر اب لیجیے	وصل سے تسکین ہماری کیجیے

بے طرح فرقت مین گھبرانے لگے

اوس رخِ روشن کی سنکر آب و تاب	عاشقونکو ہو گیا اک اضطراب

رشک سے بجلی کو تڑپانے لگے

اس طریقِ پاک سے منہ موڑ کر	جو چلے راہِ شریعت چھوڑ کر

ہر قدم پر ٹھوکرین کھانے لگے

انکار عیب

آستانِ پاک پر سر پھوڑ کر
بندۂ درگاہ کہلانے لگے

قصیدہ در مدح شاہِ ولایت رضی اللہ عنہ

رونقِ باغِ امامت یا علی
گلشنِ فیضِ ہدایت یا علی
معدنِ جود و سخاوت یا علی

در نعت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم

ق

روز خیبر حامل رایت شدی — شد بنامت فتح و نصرت یا علی
عاشقم مہجور دور افتادہ ام — می طپم بہر زیارت یا علی
سوئے خود یادم کن اے شاہ نجف — چشم دارم از عنایت یا علی
عاشقم ایخلق میگویم ہمین — این دل و جانم فدایت یا علی

تمت القصائد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

غزلیات

کس منہ سے وصف کیجئے پروردگار کا — خالق ہے مہر و ماہ کا لیل و نہار کا
روزی رسان ہے وہ تو ہر اک مور و مار کا — مالک ہے عرش و فرش کا اور نور و نار کا
ستار ہے عیوب خلایق کا بس وہی — غفار ہے ذنوب صغار و کبار کا
اس باغ کائنات مین ہی فکر ہے ضرور — پابند کر دیا ہے ہر اک گل کو خار کا
مخلوق تو سب اوسکی ہے لیکن بغور دیکھ — انسان کو دیا ہے علم افتخار کا
کیا نعمتین ہو مسے ادا اوسکے لطف کے — جامہ ہر اک درخت کو ہے برگ و بار کا
فضل و کرم سے اپنے خدایا تو کر روا — مطلب جو ہے ہمارے دل بیقرار کا
کچھ خوف مجھکو گرمی عرصات کا نہین — سایہ ہے سر پہ شافع روز شمار کا
ایخلق کیون نہ آفت دارین ہون دور — فدوی ہون اور غلام ہون مین چاریار کا

افکار غیب

[illegible]

مسند لگی ہوی ہے مرے بادشاہ کی
اوسجا جہان نہ دخل ہو وہم وگمان کا

تعریف آپکی نکرین ہم تو کیا کرین
یہہ تو غذا ہے دلکی مزا ہے زبان کا

کہدو لوائے حمد کے نیچے مقیم ہین
پوچھے کوئی پتا جو ہمارے مکان کا

اوس جانِ جان کے عشق سے کرتا ہے مجھکو منع
ناصح نہین ہے یہ کوئی دشمن ہے جان کا

وہ جان کیا جو یار پہ اپنے فدا نہو
وہ سر ہی کیا جو سنگ نہو آستان کا

ہر راہرو کو منزلِ مقصود ہے دال
کیا مرتبہ ہے اونکے قدم کے نشان کا

اپنے زمینِ دل مین وہ رونق فزا ہین خلیق
جنکے قدم سے فخر بڑہا آسمان کا

ہون امتی جنابِ رسالت مآب کا
ہر ذرہ مین ظہور ہے جس آفتاب کا

کیا ماجرا ہے اسناؤن مین چشم پُرآب کا
اس ابر مین نہان ہے رخ اک آفتاب کا

دکھلا رہے ہو آپ جو عالم شباب کا
جل جل کے دل کباب ہوا آفتاب کا

نکلے بخار اس دلِ پُر اضطراب کا
مدت کے بعد وصل ہے اوس آفتاب کا

ہوتا ہے داغِ عشق سے مشہور ہر بشر
روشن جہان مین نام ہے اوس آفتاب کا

ہے اندنون وہ گھر کا اجالا جو ہے پاس
ہر صبح دیکھتا ہون رخ اوس آفتاب کا

کہنا غلط ہے دنکو نکلتا ہے آفتاب
دن تو وہی ہے جلوہ ہو جب آفتاب کا

دعوی یہہ ہے جرأت حسینوں کو ہے پسند
آگے ہمارے منہ نہین کچھ آفتاب کا

کیا داغ دلکو مرہم کافور دے اثر
بازار سرد ہو نہ کبھی آفتاب کا

افکار غیب

[illegible]

آگہ تباں ہند ہوں قبلے کی سمت سے
جھکتا ہے رخ کدہر کیطرف آفتاب کا

گھر بیٹھے اپنے ناچ نچاتے ہو راتدن
بہایا ہے تمکو رقص مہ و آفتاب کا

ملجائیں خاک میں تو بلا سے نہیں ہے غم
میلا ہو دل نہ ہم سے پر اوس آفتاب کا

تار شعاع تیر سے لگتے جگر میں ہیں
دیکھوں نہ روز ہجر طلوع آفتاب کا

مشتعل یہہ لیکے دن کو نکلتا ہے کس لئے
کس شوخ نے جلایا ہے دل آفتاب کا

ہوتی ہی ہے ڈہلے سے خوشی شام وصل کی
اپنا ہے اوج اور زوال آفتاب کا

اپنے دلونکو روتے ہیں اغیار اندنوں
گھر اپنا برج ہے جو کسی آفتاب کا

اندر سے اوج حسن کا اوس گل کی واسطے
دونا بنا کے لائے فلک آفتاب کا

میزان حسن آپکے ابرو ہیں شک نہیں
دل تو لئے حضور مہ و آفتاب کا

ہوسکے وصال یار کے آفت میں قہر ہیں
لائیں گے ہاتوں ہاتہ طبق آفتاب کا

کوٹھے سے اب تو نیچے اترتے نہیں ہیں وہ
کیا چڑھ گیا دماغ مرے آفتاب کا

ولیں یہہ ہوئے پڑگئے ہیں آسمان کے
پکتا ہے تیرے عشق میں دل آفتاب کا

ہم وقت یوں چہتے رہے یہاں وقت آگیا
پہلے ہی شام سے ہے زوال آفتاب کا

عالم میں اونکا شور ملاحت ہے اسقدر
پھیکا ہوا ہے حسن مہ آفتاب کا

دیکھو نگاہ ناز سے اوپر نہ اس طرح
دل پانی ہو گیا ہے بس آفتاب کا

اک کھیل ہے مرا جسے کہتے ہیں شاعری
دیوان کا ہر ورق ہے ورق آفتاب کا

افکار غیب

افکار عجیب

ارتباط زندگی برہم ہوا ہے آپکے
لعل انگارو نپہ لوٹے کیون نہ انگی دیکہہ ہونٹ
ناہیکیالایا نہ یہ جان مین اپنے آئی جان
جسکو چپٹ تلوار ماری اسنے سیدہی پڑگئی
کہیلنا ہے جانپر ان کم سنونکی عشق مین
کان مین آئی صدا انکی ہوا الفت کا جوش
تو وہ ہی جانِ چمن تیرا جو پرچہاوان پڑا
اس پری پیکر نے بلوایا ہے نامہ بہیج کر
گہٹ گئی رونق چمن کی جب سے نانی وہان آپ
چل رہین مین خوب پہر ہر طرف سے دیکہئے

جان تنہا ہوگئی اور تن اکیلا ہوگیا
سامنے دانتونکے موتی جہلکے چونا ہوگیا
جو کبوتر تہا وہ اب مرغ مسیحا ہوگیا
لوگ سچ مجہہ مرگئے وہان کہیل تہتا ہوگیا
پہر گئین یہان پتلیان اونکو تماشا ہوگیا
ہم صدف جسکو سمجہتے تہے وہ دریا ہوگیا
مجہا ہر یک بلبل تصویر گویا ہوگیا
پر اب اڑ چلنے کو یہہ کاغذ کا پرچا ہوگیا
پہول پتی بنگیا اور سرو بوٹا ہوگیا
اب تو صحرا نے جنون کا صاف رستہ ہوگیا

تو ہی مل لے خلق سے اپنے جدا رہتا ہی کیون
آج گلشن مین گل و بلبل کا پرچہا ہوگیا

پرچہا یعنی فیصلہ

تجہے دیکہا ہی جب سے پہر کچہہ ہمکو نظر آیا
تری فرقت مین قسمت کا لکہا سب کچہہ نظر آیا
بہرا الفت سے انکے دل اگر خالی نظر آیا
رہے برسون بہٹکتے جب کہیں کا گہر نظر آیا
جدائی وصل مین یکشب نہین ہوتی گوارا ہے

ہر اک کے بہیس مین بس ہو کے تو ہی جلوہ گر آیا
نہ خط آیا نہ تار آیا نہ مرغ نامہ بر آیا
کیا رو رو کے خالی دل کبہی اپنا جو بہر آیا
سر شوریدہ اب تجہکو مبارک سنگ در آیا
شب فرقت قرار اس دلکو کیونکر رات بہر آیا

افکار غیب

دل جلین کیون نہ اہل دنیا کے — شمع ہے نام چکنی چپڑی کا
دال چینو ہون چاند سورج بہی — ہو ترڈد جواون کو روٹی کا
اے سہی قد تجہے نظر نہ لگے — باندہ تعویذ بانس ہنڈی کا
ہات قدمون تلک پہنچ جاوے — حکم فرماو مجہکو چہپٹی کا
خاک چہانے ہے سب خدائی کی — کیا یہہ مبتلا بنا ہے مٹی کا
آپکو شاخ زعفران نہ سمجہہ — رنگ ہے بے ثباتی ہستی کا
خار کرنے لگے زبان سنئے — گل کہلا غنچہ سے کے خموشی کا
اے فلک مونگ دل نہ چہاتی پر — نہین خواہان مین دال روٹی کا
بے محل کب ہے جی ڈہا جاتا — ہے تصور کسی حویلی کا
زور توے نہ کیون فلک مجہسے — سنگ رہ ہون ہر ایک سے ڈی کا
کون گلگشت کر رہا ہے جو آج — گل و لالہ کا رنگ ہے پہیکا -
دل یہہ شانہ سے کہہ رہا ہے مرا — بال اوس زلف کا نہو بیکا -
تلخ فرماو مجہکو غصے مین — دشمنون کا بدن نہو پہیکا -
دیکہکر اپنا سینہ پرجوش — وہم ہنجار کو ہے ہٹی کا
بدن یار سے جو رگڑ امیل — نسخہ ہاتہہ آیا عود ہتی کا
جی چراتے ہین دوست کیون ہمسے — کیا کیا ہم نے کام چوری کا
کچہہ نہین خلق جی کو اندیشہ — نام بس محی دین جیلی رضی اللہ عنہ کا

افکار غیب

سے چلے صحنِ چمن مین وہ بہی قامت عجب تنکر
نکل جاویگا اکدم مین اکڑنا سروِ گلشن کا

بلا ہی توڑ گیا اس خدنگِ آہ کا ایدل
ہوا مجروح سینہ طائرِ سدرہ نشیمن کا

برابر ہے دلِ نالان حسن و عشق کی زینت
وہان زیور ہے سونیکا یہان زیور ہی آہن کا

خجالت ہوگئی ہی مر دمِ خنجر سے قاتل کے
الٰہی کیون رہا باقی یہہ تسمہ میری گردن کا

حیا و شرم پر کس غنچۂ خوبی کے مرتا ہون
ہر اک ہم چشم سے جو آسرا کرتا ہون دامن کا

ہوسے پر بہی تصورِ تیرِ مژگان کا نظر مین تہا
نشانہ کردیا یارون نے تہر اپنے مدفن کا

جنون کا ہوگیا احسان مجہہ پر جوشِ وحشت مین
اتارا بوجہہ تن سے آستین و جیب و دامن کا

بوقتِ نزع مجہکو وہ ستمگر دیکہہ کہتا ہے
رگڑنا ایڑیونکا یاد آیا ہے لڑکپن کا

بہلا اے عشق تبا تو ہی کس کس کا ستم جہیلون
دہن کا چشم کا رخسار کا شانون کا گردن کا

کیا ہی خون اپنا انکی مستی کے اداہٹ نے
پسِ مردن بہی تختہ خاک سے پہولیگا سوسن کا

ہماری بیکسی کو دیکہہ صدہا دل دہلتے ہین
چراغِ گور اپنا کچہہ نہین محتاج روغن کا

بحمد اللہ ہم تقیدِ توکل پاس رکہتے ہین
یہہ وہ سرمایہ ہے جسکو نہین کچہہ خوف رہزن کا

تبسم عشوہ و ناز و ادا کا رنگ دیگر ہے
ترقی پر ہی عالم چشمِ بد دور انکی جوبن کا

ہوا کچہہ اور ہی چل جائیگی ای جان دو دنکو
اچہلنا کودنا سب بہول جاؤگے لڑکپن کا

سدا جیتا ہون عشقِ خالِ روے یار مین ایتجلق
مری روزی جہان میں یہہ ہی اک دانہ ہی خرمن کا

قدِ رعنا کو ترے غیرتِ طوبیٰ سمجہا
لبِ جان بخش کو اعجازِ مسیحا سمجہا

مدتوں ہم بھی قفس میں رہے صیاد کے خلق
بات سمجھی کوئی اپنی نہ اشارا سمجھا

رسوا ہوا خراب ہوا در بدر ہوا
اے عشق جب سے آپکا اس دل میں گھر ہوا

جاگا نہ ایکدن بھی مرا بخت خفتہ ہائے
اک رات بھی نہ یار کے زانو پہ سر ہوا

بیٹھے بٹھائے ہوگئے غائب جو آپ سے
یاد دہن ہوئی نہ خیال کمر ہوا

پینے سے مے کے جاتی رہی دل شکستگی
ساقی نہیں ہوا کہ کوئی شیشہ گر ہوا

محفل میں آگئے جو وہ خود کو سنوار کر
ہر اک کے دل میں صورت آئینہ گھر ہوا

ہنگام وصل بھی نہ مٹی دل کی آرزو
دریا میں غوطے کھائے پہ دامن نہ تر ہوا

شیدائیوں کے رہتے ہیں دن رات جھگڑے
ہم ایک کیا ہے اب تو زمانہ ادھر ہوا

اک دل کے بدلے مل گئے مجھکو ہزار دل
داغوں سے عشق کے میں سراپا جگر ہوا

اے بت نہ جانے تجھے کسطرح میں حق
آنکھیں لڑائیں جس نے وہ اہل نظر ہوا

دل ہی ہو تو کوئی صورت ہو دل لگی
آباد شہر بھی مجھے اجڑا نگر ہوا

اشکوں نے کر دیا مرے افشائے راز عشق
آنکھوں میں جسکے جا نہیں وہی پردہ در ہوا

خون عاشقوں کا عہد میں انکی ہوا مباح
رنگ زمانہ دیکھیے نوع دگر ہوا

ہر برگ پر ہوا ہے خط یار کا گمان
مرغ چمن نظر میں ہر اک نامہ بر ہوا

سائل متاع حسن کا ہے کون جو نہیں
حاتم بھی تیرے نام پہ دریوزہ گر ہوا

مشہور کر دیا ہے اسے میر قتل نے
میر اشان مٹا کے صنم نامور ہوا

پیچیدہ تذکرۂ عشق بتاں ہو نہیں سکتا
جو دل پہ گذرتا ہے بیاں ہو نہیں سکتا

منہ سے جو نہیں نکلا تو ہاں ہو نہیں سکتا

معذور ہوں یارب عرش روئے زمیں پر
بجھتا کوئی کیا زیر سما ہو نہیں سکتا

جلتا ہوں مگر آہ نہیں منہ سے نکلتی
یہ آگ وہ ہے جس میں دھواں ہو نہیں سکتا

افکار غیب

تشنہ میں بہی اُس یار کے جو نہیں کہلتے ۔ موقع کو سے ای بادہ کشان ہو نہیں سکتا

جو چاہتا خالق ہی وہی ہوتا ہے ایجلق
خلقت سے مراسود و زیان ہو نہیں سکتا

ہرگز نہ ہوا وہ بت دلخواہ کسیکا ۔ سچ ہے کوئی دنیا میں نہیں آہ کسیکا
سب پا گئے بت کہنے ہی پر داد تمہارے ۔ ہوتا نہیں یہہ بندہ درگاہ کسیکا
معلوم ہوا اہل زمین سب ہیں مسافر ۔ یہہ چرخ برین صاف ہے خرگاہ کسیکا
یہہ عشق کا جن سر پہ چڑہا ہے کہ ہمیشہ ۔ سایہ کیطرح میں ہی ہوں ہمراہ کسیکا
بہچال ہے ہر گام پہ یا چال ہے اُنکی ۔ اسطرح چلیں ہو وے نہ بے راہ کسیکا
کچہہ ذکر جو آیا تو لگے ہنسکے یہہ کہنے ۔ یارب نہو برباد ہوا خواہ کسیکا
میں بول اُٹہا آپ کے اس فہم کے قربان ۔ مطلب ہی سمجہتے ہو دل آگاہ کسیکا
بس دیکہہ لیا آپکو رستہ لو سدہارو ۔ کب دل پہ مرے زور ہی واللہ کسیکا

ق

ایجلق یہی مانگتا رہتا ہوں خدا سے
محتاج نکرنا مرے اللہ کسیکا

جو نہ عشق زلف پیچان ستم شعار ہوتا ۔ نہ مزاج ہوتی برہم نہ یہ انتشار ہوتا
ترے خط رخ پہ اپنی نہ پڑی نگاہ کیونکر ۔ ہے مکان آہوونکی اُسے سبزہ زار ہوتا
یہہ غرور کی ہے معنی کہ نہ دیکہی شکل اپنی ۔ نہیں آئینہ بہی اُنسے کبہی دوچار ہوتا
گہے رنج و گہ خوشی ہے یوں ہی کٹتی زندگی ہے ۔ نہیں آسمان کو اک حال پہ بہی قرار ہوتا

افکار عجیب

جو نہ خلق دل کی سنتا تو کہان مین سر کو دہنتا
نہ یہہ اضطراب ہوتا نہ یہہ اضطرار ہوتا

دل ہوا طالب بت بے پیر کا — سلسلہ ہے زلف کی زنجیر کا
وصف روے ہوشان سنتا ہون مین — شوق ہے قرآن کی تفسیر کا
ذبح کو خنجر جو گلرو نے لیا — بلبلون مین شور تہا تکبیر کا
ہو گئے تقدیم ہجر یار کو — کیا سبب ہے اے اجل تاخیر کا
آئے جفا جبین کیجے ظلم و جور — خود مقر ہون جرم اور تقصیر کا
صاف یون دشنام دیتے ہو جو آپ — ہے یہی بدلہ مری توقیر کا
طائر تصویر کے اڑ جائین ہوش — کس کو ہے یارا یہان تقریر کا
دفتر عصیان بغل مین لیچلے — ہے یہہ احسان کاتب تقدیر کا

ق

تیغ ابرو بس ہے ایقاتل تجہے — کام کیا خنجر کا ہے اور تیر کا
اک اشارہ سے ہوا صدپارہ دل — واہ کیا جوہر ہے اس شمشیر کا
ناصح مشفق تو اپنی راہ لے — ہو رہیگا ہوگا جو تقدیر کا

خلق قدمون سے لگی رہتی ہے روز
خلق ہے اوکا عمل اکسیر کا

صبح جنت ہے رخ اس مہرو کا — شام غربت ہی ہے عالم سو کا
تیر بخت مرا اوج پہ ہے — عشق ہے خال رخ مہرو کا

افکار غیب

اون سے جب باتین ہوین بے ساختہ | لب پہ اپنا مدعا آنے لگا
ہر طرف صلِّ علیٰ کا غل ہوا | جب مرا گلگون قبا آنے لگا

شکر للہ ہے نوید وصل خلقؔ
خندہ رو قاصد مرا آنے لگا

ان بتون سے جب اتصال ہوا | دین و دنیا سے انفصال ہوا
دلِ مجروح کو کیا سرمہ | جب انہین شوقِ اکتحال ہوا
اک سیہ چشم کا ہون دیوانہ | میرا صیاد اک غزال ہوا
خوف ہے ہوگا کیا مآل اسکا | اتحاد اُس سے پھر کمال ہوا
جلوہ گر بام پر ہوا جب وہ | بدر کا سبکو احتمال ہوا
تیرگی کا ستارہ ہے سر پر | اسلیے پھر خیالِ خال ہوا
کیتلک یہہ غرور تھا اُسمین | ہر کسیکو یہان زوال ہوا
دستِ گلگون کو کیا دکھاتے ہو | دل مرا غم سے پایمال ہوا
قامتِ یار سے کیا دعوے | سرو گلشن مین کب نہال ہوا
طاقِ بیت الحرام ہین ابرو | سجدہ کرنا مجھے حلال ہوا
آپ کے واسطے حرام نہین | گر کوئی نیم جان حلال ہوا
مرہم وصل جب ہوا حاصل | زخم ہجران کو اندمال ہوا
کسطرح مین کہون سخی تمکو | نہ قبول ایک بھی سوال ہوا

سوچو بہلا پیار سے کیا روزگار کا
آندہی مین جس طرح ہو نقشہ غبار کا
شعلہ بہڑک کے اوٹہا یہ دل بیقرار کا
احسان ہو مجہپہ اس فلکِ کج مدار کا
چلتا نہین ہی زور دلِ بیقرار کا
رشتہ ٹوٹتا ہی نہین انتظار کا

ہو گیا ہی پارہ پارہ دل مرا مثلِ کتان
قامتِ موزون کا رہتا ہی تصور ہر گہری
کہوئی بیٹہا ہون مین ہوش و طاقت صبر و قرار
یہہ مرض میرا طبیبو رو بصحت کیون نہو
شکلِ حیرت کوئی مقصد مین [illegible]
یاد مین رہتا ہی وہ تیرے ہر شام و سحر

مہ لقا یاد آ گیا وہ مہ لقا یاد آ گیا
طوبیٰ و فردوس یا عرشِ علا یاد آ گیا
جب سے وہ محنت فزا تسکین ربا یاد آ گیا
نزع کی حالت مین وہ عیسیٰ دلا یاد آ گیا
جب سے اوس آئینہ رو کا نقشِ پا یاد آ گیا
عاشقِ شیدا کبہی تجہکو بہلا یاد آ گیا

چاک رہتا ہی گریبان بستر مین دلسین خار
خلق کو جبدن سی وہ گلگون قبا یاد آ گیا

خواب سے جب آنکہین چشمونکو تمنے وا کیا
حق یہی ہے ہمسے کب ہو اوسکی خوبی کا بیان
اپنے گیسوئے مسلسل کو دکہا کر وقتِ شام
وادیٔ مجنون مین سے آتش نشان ہر گرد دشت
سر بسجدہ کیون نہون اوس نقشِ پا کو دیکہکر
اپنی قسمت کی بہلا کس سے شکایت مین کرون
مہربان غیرونپہ اور ہمپر خفا ہو اسقدر
ناوکِ غمزہ سے اوسکے دل تو تہا مجروح اول
دولتِ دیدار سے اوسکی غنی ہون خلق مین

نشہ الفت سے یک عالم کو متوالا کیا
حق نے محبوبانِ عالم مین اوسی یکتا کیا
عاشقون کے واسطے تازہ جنون برپا کیا
کس نے اسمیا بہار عشق کا چرچا کیا
خوب لکہا ہی نصیب تجہے عشاق کا کعبہ کیا
اے ستمگر خیر جو تو نے کیا اچہا کیا
کیا خطا صادر ہوئی اور جرم مین کیا کیا
کام میرا اس نگاہِ تیز نے پورا کیا
مال و نعمت سے خدا نے مجکو بے پروا کیا

افکارِ غیب

[illegible]

دل ٹوٹ ہی گیا جو ہوئے ہم سے وہ خفا
اس آئینہ سے بار نہ اٹھا غبار کا

سر چیر دے کے مر رہے ہیں جو ستون آسماں کے
دہوکا ہوا انہیں قد بالائے یار کا

آنکھیں سبھی کی ارہتے ہیں جامہ زیب لوگ
خوش قطع کسقدر ہی لباس اپنے یار کا

معنی سے بیخبر ہیں یہہ سب صورت آشنا
ہم پر کہلا ہے وصل میں جو ہنر یار کا

وله

شور ہے شیرین دہن بہت تری زیبائی کا
رتبہ ہے یوسف مصری کو زلیخائی کا

شوق کس وحشی کو ہے بادیہ پیمائی کا
بخدا نام نہ لون مین بت ہرجائی کا

بے تکلف نہوی اون سے ملاقات نصیب
کوئی موقع نہوا یار سے تنہائی کا

شہر سنسان ہی اور دشت بہی گلو سیدا
دل لگے کونسی جا پر ترے سودائی کا

بام پر ہر کس و ناکس سے لڑائی ہو آنکہہ
کچہہ بہی اندیشہ نہین آپکو رسوائی کا

آنکہہ جب سے ہی لگی نیند کہان چین کہان
حال کیا پوچہتے ہو اپنے تمنائی کا

داغ روشن مری سینہ کا ہی شمع بالین
غم کسے ہے لحد تیرہ مین تنہائی کا

ماہ و خورشید نہین ڈوبتے ہین زیر زمین
ترے در پر انہین عہدہ ہی جبین سائی کا

دیکہتا ہی جو چمن مین کبہی سنبل کی بہار
جی الجہتا ہی ترے زلف کے سودائی کا

عینک شمس و قمر سے بہی نہین سوجہتی ہے
فلک پیر کو شکوہ ہے یہہ بینائی کا

غیر کو بزم مین ہو دخل ہمین بار نہو
کیا سلیقہ ہے یہی انجمن آرائی کا

محفل یار مین ہون شمع کی صورت خاموش
ہی زبان پر مجھے یارا نہین گویائی کا

افکار غیب

[illegible]

دم رفتار یہ خلخال سے آتی ہی صدا
اپنی ٹھوکر مین ہے انداز مسیحائی کا

جوش گریہ سے مجھے خلق خدا کہتی ہی
کام خشکی مین نہین مردم دریائی کا

دیو کیطرح ڈراتا ہی شب ہجر مین گھر
چارپائی پہ ہوا شبہ پچھل پائی کا

پیاس کے مارے نکالی ہے زبان کانٹون نے
آبلون کو مرے عہدہ ہی جو سقائی کا

ٹھیس لگجائے کسی سنگ حوادث کی خدا
چور ساغر ہو کہین گنبد مینائی کا

کہتے ہین زندہ جاوید شہیدونکو ترے
ذائقہ قتل سے پایا ہے مسیحائی کا

تجھکو اللہ نے بے مثل بنایا ہی حسین
الف قد ہے اشارا تری یکتائی کا

عرض مطلب کو زبان اٹھہ نہین سکتی ہی
حسن کے رعب سے دم بند ہی گویائی کا

تو جو وحشی کیطرح مار رہا ہے چکر
ای فلک یہہ ہی نو طوق ہی سودائی کا

دور و نزدیک ہوے عشق مین مشہور ایخلق
نام کا پاس نہ اندیشہ ہے رسوائی کا

دل جب بت جور پہ مائل نہین رہا
دیدہ بھی اپنا دید کے قابل نہین رہا

غیرون کے دخل پانے سے نقشہ بگڑ گیا
اے شمع رو وہ نقشہ محفل نہین رہا

افسانہ ذکر ہو گیا ہر اک حسین کا
تیرا جہان مین کوئی مقابل نہین رہا

دفنا دئے شہیدونکی لاشونکو یار نے
جو کٹ پڑا سکے اب کوئی بسمل نہین رہا

صد شکر ایسے جلد ملاقات ہو گئی
برسون وصال یار کا سایل نہین رہا

اللہ رے گفتگوئے حسینان خوردسال
تعلیم حسن سے کوئی جاہل نہین رہا

افکار غیب

[illegible]

[illegible]

ولہ

قہر آمیز ہے جو لطف ہی تیرا ظالم
آشنائی کا نہ ہی پاس نہ الفت کا خیال
زلف کیطرح پریشان ہوا اور الجھا
پھونک دی آگ مرے ہر رگ و پے مین ظالم

مہربانی تری دھوکا ہی ستمگار کا
کوئی سکھلائے چلن انکو وفادار کا
دھیان آیا جو کبھی اپنی گرفتاری کا
ہے عجب گرم اثر عشق کی چنگاری کا

آڑی ہاتون مجھے کسطرح لیا عشق نے خلق
راست اس قد پہ جو خلعت ہے طرحدار کا

فدا ہین وصل مین ہم جلوۂ دیدار پر کیا کیا
پریشان حال ہین زلفون کے روئے یار پر کیا کیا
فدا ہوتی ہین عاشق چشم مست یار پر کیا کیا
نگاہ یار سے پہچان لیتا ہون جو مطلب ہے
مجھے صحرائے وحشت چھاؤنی ہے لشکر غم کی
مری آنکھون مین گلشن ہی بہار قامت جانان
مزہ ملتا ہی ذکر معصیت سے وقت توبہ بھی
تڑپنے بیقراری ہی ہمیشہ آہ و زاری ہے
لب شیرین پہ خط نکلا ہی اوس سفاک عالم کے
یہہ چال اچھی نہین جو چل بسے ہین اٹھکے گھر سے ہم
ہوا ہی جب سے سودا یار کی زلف پریشان کا

تجلی حسن کی ہی ہر در و دیوار پر کیا کیا
گھٹا چھائی ہوی ہی حسن کے بازار پر کیا کیا
ہجوم مے کشان ہی خانۂ خمار پر کیا کیا
پہنچتی ہی خبر مجھکو نظر کے تار پر کیا کیا
دئے ہین آبلون نے خیمے سر خار پر کیا کیا
نظر آتی ہین گل بوٹے قبائے یار پر کیا کیا
پڑھا کرتا ہون لاحول اپنے استغفار پر کیا کیا
تری فرقت مین صدمہ ہی دل بیمار پر کیا کیا
جمائی مور چال اب قلعۂ قندھار پر کیا کیا
گمان شور محشر ہی تری رفتار پر کیا کیا
الجھتا ہی دل اپنا سبحہ و زنار پر کیا کیا

افکار غیب

[illegible]

آستان پر بیٹھے ہین سب تہہ دہو کر جانسے
تیرے دیوانے اٹھین گے شور و شر سے دیکھنا

پھر جھڑی لگجائیگی ایسی کہ طوفان ہوویگا
ابر کو تشبیہ دیکر چشم تر سے دیکھنا

سیر ہے خورشید محشر یا ہے کوٹھے پر صنم
گرمی الفت عیان ہے ہر بشر سے دیکھنا

سینۂ و دل تیر مژگان کے ہدف بن جائینگے
آنکھہ لڑتی ہے کسی بیداد گر سے دیکھنا

ولہ

دل ہوا خنجر ابرو پہ جو قربان میرا
نام مشہور ہوا عاشق بیجان میرا

اللہ اللہ ترا نام ہے ایمان میرا
صفحۂ عارض پر نور ہے قرآن میرا

نعت محبوب خدا شغل ہے ہر آن میرا
یہی اسلام ہے میرا یہی ایمان میرا

ان طبیبون سے نہوگا کبہی درمان میرا
حال اب دیکھہ ذرا عیسی دوران میرا

کیا تماشہ نظر آیا ہے خدا جانے اسے
بند ہوتا ہی نہین دیدۂ حیران میرا

لیچلا کو نچۂ جانان کیطرف جذبۂ شوق
دشت غربت مین ہی اللہ نگہبان میرا

سیر گلزار مبارک ہی تجہکو بلبل
ہے مرا سینۂ گل خوردہ گلستان میرا

یاد آیا ہے جو وہ طفل پریزاد مجہے
میرے قابو مین نہین ہی دل نادان میرا

ہجر جانان مین لگادی ہے جہڑی آنکہون نے
ہوئی آخر کہین یہہ موسم باران میرا

کبتلک ضبط کرون آہ و فغان سینہ مین
فاش ہوجائیگا اکدن غم پنہان میرا

مجہے مجنون سے زیادہ یہہ سمجہتے مین عزیز
خار صحرا کبہی چہو ر ینگے نہ دامان میرا

مجہکو آتا ہی ہر اک گل ہی نظر دیوانہ
کسکو دکہلاؤن بہلا چاک گریبان میرا

[illegible]

کعبۂ دل مین نہین دخل صنم | بت کافر کو کلیسا دکھلا
باغبان باغ مین اپنے کوئی | قامت یار سا بوٹا دکھلا
دل وحشی کو ہے زلفون کا خیال | قیس کو جلوۂ لیلا دکھلا
آگ تلوون سے لگی غیرون کے | مہندی ملکر تو کف پا دکھلا
جھوٹے وعدون سے نہ اندھیر مچا | صبح صادق کا اجالا دکھلا
ناک چوٹی مین گرفتار جو ہو | سادگی کا اسے نقشا دکھلا
ہمکنار آج ہے وہ بحر کرم | جگر تشنہ کو دریا دکھلا
موج آغوش اٹھا دے طوفان | جوش الفت دل شیدا دکھلا

قطعہ

کسر نفسی ہو جو حاصل تجھکو
خلق کو شوکت کسرا دکھلا

عالم ہے تیرے ہات ذلیل و خراب کیا | سرکار عشق ہے تری عالیجناب کیا
اہل نظر کو آئے نظارے کی تاب کیا | بیٹھے ہوے ہو بام پہ تم بے نقاب کیا
دل ہٹ گیا بتون سے خدا سے لگی ہے لو | پیری مین یاد کیجیے عہد شباب کیا
دم بند ہوگیا جو کھلا ہمپہ راز عشق | اب ہم سے چاہتے ہو سوال و جواب کیا
یہان آرزوے دید مین ہی دم الٹ گیا | تم منہ پہ ڈالے بیٹھے ہوے ہو نقاب کیا
اللہ ری تمکنت نہین کرتے کسی سے بات | اس منہ سے آپ دوگے خدا کو جواب کیا
تا حشر عاشقون کو ہے خواب عدم نصیب | ہے پھر آپ کی نگہ نیم خواب کیا

افکار عجیب

[illegible]

خاموش رہ کے [illegible] سوال و جواب کیا
مطلب کی بات [illegible]

ہم چشم یار مست ہو نظارہ کی تاب کیا — خورشید اوسکو دیکھ سکے یہ نقاب کیا

جب ابتداے عشق ہی مین کام ہو تمام — پھر کوئی اون کے وصل سے ہو کامیاب کیا

آنکھین ہین ڈبڈبائین ہوئین دل جلا ہوا — عاشق ترے دکھانے لگے آب و تاب کیا

مدت کے بعد آئے ہو تشریف لائے ہو — دم لیجئے ٹھہریے ذرا اضطراب کیا

پالا پڑا ہے سبکو مری آہِ سرد سے — جو سے تھے فلک پہ رہیگے کر کے آفتاب کیا

بعد فنا ہی رنگِ طبیعت رہا وہی — پھولا ہے میری خاک لحد گلاب کیا

غیروں کے گھر چلے وہ جو زلفین سنوار کر — ہم دل ہی دل مین کھانے لگے پیچ و تاب کیا

دی ہے نگاہِ مست کو اسکے جو دلمین جا — گھر مین ہی تم اتار و گے ہر دم شراب کیا

مرنے سے منع کرتے ہین احباب جو مجھے — ہے اونکی گرمیون سے یہہ دریا پایاب کیا

ایسا نہو کہ پھیر دو کہدیتے ہین تمہین — ناکارہ دل ہی لیکے کرو گے جناب کیا

ہے فضل بے عدد ترا احسان بے شمار — یارب بتاؤن تجکو مین اپنا حساب کیا

کہتے ہین لطف سے وہ بتا اپنے دل کا حال — اظہار مدعا مین کسی سے حجاب کیا

آباد میرے دلکو تو کر اپنی یاد سے — یارب کرون مین لیکے مکانِ خراب کیا

دیوانگی ہے کوہ و بیابان کی سیر ہے — دکھلائین اہلِ شہر کو حالِ خراب کیا

ہمسے خفا ہین خوش ہین وہ غیرون سے دیکھئے — منظور اسمین چرخ کو ہے انقلاب کیا

ہین اہلِ درد دیکو روتے ہین سب مگر — دلکی لگی بجھائے یہہ چشم پر آب کیا

مدت سے اپنی اودھی بوسی دماغ مین — رہتی ہی دو گھڑین یہہ عبیر و گلاب کیا

آگیا یاد اون سے ملنا چاندرات آئی اگر — ماہِ نو نے سات ہی گردن پہ خنجر رکھدیا
دو گہڑی تو رقصِ بسمل کا تماشا دیکھتے — آپنے کیون لاش پر شستے کی تیہر رکھدیا
ہوگئے بیفکر آتار ا جنازہ دوش سے — لو عزیزون نے مرے کاندہی پہ تیہر رکھدیا
دفن مین کہتے ہین مجہ سے لو سنو لو لو ذرا — تمکو رکہا قبر مین یا کوئی تیہر رکھدیا

کیون نہ اے خلق ایسے ہاتہون کے تصدق جائیے
دل پڑا پایا تو سینے مین اٹہا کر رکھدیا

کبہی عارض کو چمکا یا بنایا — کبہی زلفون کو سلجہایا بنایا
کبہی خورشید کو سایا بنایا — کبہی سایہ کو ہمایا بنایا
تری ہر اک ادا پر دل ہے قربان — ترے صدقے بگاڑا یا بنایا
مٹایا مجہکو پہر جلوہ دکہایا — مرے نقصان کو سرمایہ بنایا
کبہی کل جزو کو اور جزو کو کل — ہمارے دل مین جو آیا بنایا
دے گر عرش کو آثارِ عظمت — مرا دل اُسکا ہمسایا بنایا

ولہٗ

زلف و روئے یار کا سودا ہوا — کافر و دیندار کا سودا ہوا
چشمِ مستِ یار کا سودا ہوا — ساقیِ خمار کا سودا ہوا
مثلِ بلبل کیون نہ مین نالان رہون — اُس گلِ رخسار کا سودا ہوا
ہمکو سیرِ باغ کی خواہش نہین — نکہتِ گلزار کا سودا ہوا

ولہ

اسکی تو نذر ہو چکی اکرام ہو چکا

اب کون سے حرم کو چلین کیا ارم ہو چکا

ایدل طواف کعبہ و احرام ہو چکا

فہم مین کیا آئیگا مضمونِ خط / نم مرے اشکون سے یہہ نامہ ہوا

تیرے کوچہ سے جو اٹہا ہی غبار / خاکسارون کے لیے سرمہ ہوا

ہمسے کہتا تہا کہ ہان کہنا نہین / راز تیرا دیکہہ اب افشا ہوا

یاد آیا ہے کوئی گلگون قبا / پہر ہمارا غنچۂ دل وا ہوا

دیکہکر تصویر کو محبوب کے / محو حیرت خلق آئینہ ہوا

وہ موسم شباب وہ ہنگام ہو چکا / آگے خدا کا نام ہے اب کام ہو چکا

سو بار اُس گلی مین یہہ اعلام ہو چکا / جو سر دیا اُسیکا سرانجام ہو چکا

پہر ہم وہی ہین پہر وہی محفل ہی یار کی / تیرا ہی دور گردش ایام ہو چکا

غیرون کے طعن دلکا گلا اُنکی جہڑکیان / مین ہر طرح سے موردِ الزام ہو چکا

اب فضل کی امید ہی تیری جناب سے / کیا کیا نہ ہم پہ واہبِ اقسام ہو چکا

غفلت کی نیند سیکڑون فتنے جگائیگی / آرام گر یہی ہے تو آرام ہو چکا

قسمت کو اوج دیکہیے کسدن نصیب ہے / وعدہ تو آج اون سے لب بام ہو چکا

دو گالیان تو کیون نکرون شکر آپکا / مین بہی حضور لائق انعام ہو چکا

ملنے کا کچہہ اجل ہی سے رستہ نکالئے / اب یار سے تو نامہ و پیغام ہو چکا

کیون رات دن سر اپنا پٹکتا ہی برہمن / اے شیخ تجہہ سے وہ بت رام ہو چکا

کافر بنا رہا ہے ہر اک زنّار کہ / لو شیخِ شہر منکرِ اسلام ہو چکا

ہمارا ہے دین اور ایمان اے خلق
محبت تیکی تو لا سیکا

ردیف باے موحدہ

عارضِ رنگین ہے اوسکا لاجواب
گل کو دے اے بلبلِ شیدا جواب

تیری تیری عشق کی آمد ہوی
عقل و دانش کو ملا سیدہا جواب

کان کی بجلی بلالِ چرخ ہے
ہو گیا خورشید کا سیدہا جواب

شمعِ کافوری نظر آیا مجھے
شعلہ رو کی سرد مہری کا جواب

بوے زلفِ عنبرین آنے لگی
بہرِ نظارہ جو مین کہو لا جواب

انتظارِ نامہ بر ہے حالِ نزع
یا پیامِ موت آئے یا جواب

ہے غبارِ خاطرِ آوارگان
زلفِ جانان کا جو مین سوچا جواب

کج نگاہِ یار کا گشتہ ہون نہین
جلد لا اے نامہ بر سیدہا جواب

سو جگہ مضمون مکرر ہو گئے
نشۂ الفت مین جب لکہا جواب

آتشِ عشق اور اک مین خستہ تن
نارِ دوزخ کا ہوا اتنکا جواب

دیکھتے ہی جانین جان آ گئی
زندگی بخش آپکا آیا جواب

خلق اپنا دل ہے مرآتِ ازل
ہو سکے کس منہ سے آئینہ جواب

افکارِ غیب

جلوے ہر وقت نئے اور تماشے ہیں نئے
نوجوان زیب دہ عالمِ ایجاد ہیں سب

سخت جانی سے گلہ ہو مرضِ فرقت میں
گھونٹ پانی کے مجھے شربتِ فولاد ہیں سب

آئے ہیں دور سے محتاجِ عنایات و کرم
یا رسولِ عربی طالبِ امداد ہیں سب

اپنے ایمان کی صورت ہمیں آ جائے نظر
طالبِ معجزہ حسنِ خداداد ہیں سب

مانگنے آئے ہیں گیسوی پیمبر کی خیر
اپنے بندوں میں گنیں آپ تو آزاد ہیں سب

کیا ہو ان کون میں اس درگہ قدس کے غلام
قطب ہیں غوث ہیں ابدال ہیں اوتاد ہیں سب

خلق صاحب تمہیں ہم جانتے ہیں مانتے ہیں
حضرتِ فیض کے شاگرد ہی استاد ہیں سب

گر مقابل ہو مرے رشکِ قمر سے آفتاب
تھرتھرا کر گر پڑے گا چرخ پر سے آفتاب

تنگ آیا عشق میں صفرہ بگ سے آفتاب
گو بچا سکے آنکھ اپنی چشمِ تر سے آفتاب

بال باندھا ہی نشانہ اس خدنگِ ناز کا
کیا بچا سکتا ہے اپنے کو سپر سے آفتاب

دن ڈھلا پھر وصل کی تیاریاں ہونے لگیں
ٹل گیا گویا بلا کی طرح سر سے آفتاب

یہ نہیں تارِ شعاعی بال ہوتے ہیں کھڑے
کانپتا ہے ڈر کے اس بیدادگر سے آفتاب

سر نکالے پھر نہ مشرق سے جو روکے سے کبھی
گر ملائے آنکھ اس نورِ نظر سے آفتاب

جستجو میں کس کے پھرتا ہے نہیں معلوم کچھ
شام تک رہتا ہے گردش میں سحر سے آفتاب

بار پاتا ہے کہیں خلوت سرائے یار میں
سر کو ٹکرا یا کرے دیوار و در سے آفتاب

ہے چراغِ صبح اوس خورشید طلعت کے حضور
منفعل ہے اس فروغِ بے اثر سے آفتاب

افکارِ غیب

ولہ

کیا حال سناؤن جان من اب | برخاستہ دل ہی خستہ تن اب
الفت کا ہے او نکی گرم بازار | ہے درہم داغ کا چلن اب
جلوہ ہے شاہد یقین کا | کوسون ہوئے دور وہم وظن اب
اللہ رے بات کی نزاکت | ہے تجھسے سوا ترا سخن اب
دیکھی ہے جو اُنکی جامہ زیبی | ٹکڑے ٹکڑے ہے پیرہن اب
زلفون مین پہانگہ کا وحشی | آہو کے ہی پاؤنمین رسن اب
کردے کہین صاف راہِ الفت | تیشہ سر کا دے کوہ کن اب
گر قتل مین ہے خوشی تو یہ ہے | ہمرنگ ہے اپنا گلبدن اب
سو رنگ بدلتے ہین ہمارے | دکھلاؤ نہ ہمکو نور تن اب
تربت پہ وہ رشک مہر آیا | مدفن کی گیاہ ہے کرن اب
کیون سر نہین اسجگہ جھکاتے | دشمن کہائین سگے سرپہ گہن اب
گر ہوش مین لاتے ہین تو آجا | دیوانہ بناتے ہین تو بن اب
طیبہ طیبہ پکارتا ہون | یاد آیا ہے مجھے وطن اب
ستار کی بس ہے پردہ پوشی | درکار نہین مجھے کفن اب

دیتا ہے وصل کی بشارت
اےخلق مرا شکستہ پن اب

ردیف تاے فوقانی

اس چال سے جو گور غریبان پہ آتی ہو
مُردونکی ہڈیان نکرو چور چور آپ

سنتے نہین ہو بات کسیکی تو خیر اب
نامے سُنا ہی کیجئے تا نفخِ صور آپ

کچھ حالِ دل نہین ہی چھپا آپ سے مرا
جب جانتے ہین غیب کی باتین حضور آپ

ہو کا ہوا ہے مجھکو وصال و فراق مین
خط کا جواب لکھیے ہو بین السطور آپ

وله

آئیے یا مجھے بلوائیے آپ
دلکو اس درجے نہ ترسائیے آپ

مرے نالون پہ اگر ہنستے ہو
اک ذرا سات کے کر جائیے آپ

بس یہی ہے مرے نامہ کا جواب
چھوڑ قاصد کو چلے آئیے آپ

راستہ زلف کا ہے تیرہ و تار
شمعِ رخسار تو دکھلائیے آپ

دیکھنا جان سے اٹھ جائینگے
پاس غیرونکو نہ بٹھلائیے آپ

مجھسا عاشق نہ ملیگا کوئی
سارے عالم مین جو ڈھنڈوائیے آپ

رنگ بدلیجئے نہ کیا کیا عاشق
آج پوشاک تو بدلائیے آپ

زخم کو میرے نہین گر مرہم
کوئی تیزاب ہی ٹپکائیے آپ

نہ لقا کہنے سے ہوتے ہو خفا
وجہ اسکی مجھے سمجھائیے آپ

غیر کو ہم سے سوا چاہتے ہو
دل مین کچھ اپنے تو شرمائیے آپ

لوگ دل تنگ ہوسے جاتے ہین
اسقدر پاؤن نہ پھیلائیے آپ

راہ سیدھی ہے یہی منزل کی
اپنی ہستی سے گذر جائیے آپ

وصل کی رات سی نزدیکی رات
ہائے وہ سانولی سلونی رات

دیکھو اچھی نہین ہے دل شکنی

افکار غیب

دہوپ مین ہمنے سر سفید کیا	عمر بہر وصل کی نہ دیکہی رات
صبح تک ہم بہی ہوگئے آخر	صورتِ شمع اپنی گذری رات
دردِ دل یار کو سنایا سب	خوب نکلی بہڑاس دل کی رات
کیا قیامت بپا ہو دیکہئے کل	آج تو گور کی ہے پہلی رات

خلق گلشن مین لطف تازہ ہوا
غنچہ کی جب صبا سے چٹکی رات

اللہ اللہ رونق حسن و صفائی کوئی دوست	ماہ و خورشام و سحر ہین جبہہ سائی کوئی دوست
یہہ سنی ہے ہمنے رضوان سے ثنائی کوئی دوست	رشکِ حورِ خلد ہی ہر خوش ادائی کوئی دوست
پہلے مجہہ وحشی کا دل کیونکر سوا کوئی دوست	راس ہے بیمارِ الفت کو ہوائی کوئی دوست
لکہتے ہین اوس پادشاہِ حسن و خوبی کی صفت	طائرِ مضمون ہے اپنا ہمائی کوئی دوست
جانتے ہر سنگریزہ کو جواہر سے فزون	ہر جڑی بوٹی کو کہئے کیمیائی کوئی دوست
اوس پری کے ساتہہ جو رہتا ہے سایہ کیطرح	ہے رقیبِ رو سیہ کوئی بلائی کوئی دوست
کیون نہ گہر بیٹہے مجہے حاصل رستگاری ہوئی	دل بنا آئینہ صورت نمائی کوئی دوست
باتین ہین شیرین لبونکی قسم بازی کی صدا	رشکِ عیسیٰ ہے ہر اک معجز نمائی کوئی دوست
تفرقہ سے چرخ کے گہر ہو مری مٹی خراب	چونک اٹہون خوابِ عدم سے گر صدائی کوئی دوست
ہدیۂ جانان ہوئی جانِ حزینِ بیقرار	نذر ہی یہہ مشتِ خاک اپنی برائی کوئی دوست
خاک نے آغوش مین اپنی سلایا چین سے	مرگئے ہم دیکہہ کر رسمِ وفائی کوئی دوست

اذکار غیب

[illegible]

دولتِ عشق یار شد ہمدست | گنج قارون زیر پائے من است
وسعتِ عیش را سمے طلبم | خانۂ تنگ دل کشائے من است
ہست بر اوج اختر طالع | بر سر لطف مہ لقائے من است
در جنون چیست فکر عریانی | دامن کوہ خوش عبائے من است
از نظر تا برفت آئینہ رو | زنگ بر خاطر صفائے من است
طرز بیگانگیت گشت مرا | کیست گو را ز آشنائے من است
نعمتِ حسن گر تو میداری | لذت عشق ہم برائے من است
گشتہ از جملہ خلق بے پروا | مایۂ فقر کیمیائے من است
نالہ ام شور در عدم دارد | چرخ گردون پر از صدائے من است
مے شود از تکلفم تکلیف | صفحۂ خاک بوریائے من است
تشنۂ آب وصل گشتہ شدیم | کوچۂ یار کربلائے من است
شام وصلش نصیب ما بادا | ہر سحرگہ ہمین دعائے من است
غم عشق تو فاش میگوید | در دل خلق نیک جائے من است

ردیف ثائے مثلثہ

اے بتو ہم سے خفا کیا باعث | صاف کہدو بخدا کیا باعث
تم جو ہانے ہو برا کیا باعث | کچھ تو فرماؤ بھلا کیا باعث
رات وعدہ تھا نہ لائے تشریف | کیا سبب ماہ لقا کیا باعث

افکار عجیب

بیوفا عشق کا دم بہرتے ہین — ہین خموش اہل وفا کیا باعث
کس نے بہولے سے مجھے یاد کیا — دل مرا دوڑ پڑا کیا باعث
اس تماشہ گہ دنیا مین کبہی — دل ہمارا نہ لگا کیا باعث
وضع سادی ہے تو بہولی باتین — وہ بنے ہوش ربا کیا باعث
جان تک اُن سے نہ کی ہمنے دریغ — پہر وہ کرتے ہین گلا کیا باعث
قتل ہو کر بہی ٹہکانے نہ لگا — مین رہا بے سروپا کیا باعث
وہ بت شوخ ہمارے گہر کا — راستہ بہول گیا کیا باعث
عرض مطلب کو زبان اٹہہ نہ سکی — اپنا دم بند ہوا کیا باعث
موسم گل کی ہوا سے بہی مرا — غنچۂ دل نہ کہلا کیا باعث
دم بہرا کرتے رہے ہم جسکا — دم وہ دیتا ہی رہا کیا باعث
اس تری کج نظری کو اے شوخ — راستہ ہم سے ہوا کیا باعث
چل بسے اپنے ہوا خواہ تمام — بدلی عالم کی ہوا کیا باعث

اپنا انجلو شب وصل مین بہی
دل دہڑکتا ہی رہا کیا باعث

ردیف جیم عزل

افکار غیب

اتر گیا ہون خدایا مین کسکی نظرون سے
نہ خون دیدہ جام شراب مین اترے
نصیب جاگ اٹھین گے ہمہ دیکھی سے تعبیر
چلے تھے غیر کے گھر پر وہ راہ بھول گئے
ہمین وہ دیکھ کے خواب عدم مین کہتی ہین
اڑیگی خاک ہماری زمین سے چرخ تلک
اچھل رہا ہے تن زار غم سے دو دو ہاتھ

گر فوج اشک نے کی مجھپہ چڑہائی آج
ہماری بزم مین ساقی کی یاد آئی آج
[illegible] خواب مین آ کے کسیکی پائی آج
[illegible] اپنی کہیدن کی آرسی کی آج
خدا کا شکر ہے تمکو بھی نیند آئی آج
[illegible] پہر زیارت جو باگ اٹھائی آج
[illegible] اسکی ہری کس نے لاش اٹھائی آج

ردیف میم فارسی

مجھ سے کہتے ہین وہ ہی آنکھ لڑانا سیکھے
رونے دو ہمین کٹا اپنا زمانہ سیکھے
یاد ہے رخ کو ترے آگ لگانا سیکھے
آگ لینے بھی نہ آئے وہ کبھی گھر میرے
مجھ سی کہتے ہین سنے یون تو بہت افسانے
ہے جو منظور ہوا خواہی اغیار تمہین
ہوش مین لاتے ہو بیہوش کبھی کرتے ہو
کھیلو گر کھیلتے ہو آنکھ مچولا ہم سے
ایکدن اپنی ہی آنکھون سے نکل جائیگی جان

ہم سمجھتے ہین آنکھون کا پھر آنا سیکھے
دل [illegible] کی سے اشک بہانا سیکھے
زاہد نے سیکھ لیا ہے مین لانا سیکھے
یاد ان [illegible] سے جلانا سیکھے
آپ [illegible] کوئی تو ہمکو سنانا سیکھے
خاک [illegible] نہ یون الکی جانا سیکھے
گر بنانا ہے تو دیوانہ بنانا سیکھے
[illegible] کے صورت چھپانا سیکھے
[illegible] آنکھونکا لڑانا سیکھے

افکار عجیب

افکار غیب

وہ دلِ سخت کسیکا وہ کسیکی زلفین
دل پہ عشاق کے برساتے ہین کوڑے پتہر

صاف دل اسنکے محبت مین کیا نرم اُسے
شعبدہ دیکہئے آئینہ سے پہوڑی پتہر

رخنہ انداز کسی کے بہی نہین وصل مین ہم
دل تو دل ہی پہ کبہی ہمنے نہ توڑی پتہر

کہائی ٹہوکر کوئی الفت مین نہ مجہسا وحشی
اتنے لڑکون نے کہین رہ مین نچہوڑی پتہر

ڈہیر ہے رنج و مصیبت کا محبت اوسکی
عمر بہر ڈہوئے اسکو نہین تہوڑی پتہر

ہر طرف دفن کا سامان کیے جاتے ہین
خاک اڑایا کئے لڑکون نے جو چہوڑی پتہر

پہہ لو پہر ہمسے نہ ملنے کی قسم کہا بیٹھے
ایسے قسمونکو بہلا کیا کوئی توڑی پتہر

آتش عشق جو بہڑکے بس مردن اپنی
پانی پانی ہو وہین قبر کے روڑی پتہر

اپنی رفتار کا انداز جو دکہلائی وہ بت
ایک ٹہوکر مین گئے دیر کے توڑی پتہر

ای فلک سہرہ ہے اپنے بہی احسان تیرا
مجہپہ وحشت مین برستے ہین جو روڑی پتہر

کوہکن کے بہی اسے مارئی سر حضرت عشق
ہمکو درکار بہت سے ہین نہ تہوڑے پتہر

روئی یار اوسمین نظر آئی جو آئینہ کی شکل
دیر و کعبہ مین کوئی ایک نچہوڑے پتہر

صدمۂ ہجر مین دیکہے جو کلیجا میرا
پہر رفاقت سی مری منہ کو نہ موڑی پتہر

بت پرستی کا مسلمان کو جو آجائی خیال
کوہ و صحرا مین کوئی ایک نچہوڑی پتہر

مار ڈالا ہی مجہے سنگدلی نے اوسکی
رکہیے پہولون کے عوض قبر پہ روڑی پتہر

انہین باتون نے تو دیوانہ بنا رکہا ہے
ہان کہیے جاؤ پڑین تجہپہ نگوڑے پتہر

اونکی دہلیز نے یہہ نہین ممکن ہرگز
سر کو سوبار اگر شوق سین پہوڑے پتہر

نہ کہلی آنکہ ابتلک افسوس — خاک پڑ جائے ایسی غفلت پر
ہمکو بیہودہ دیتے ہو دشنام — آفرین آپکی شرافت پر

خلق ہر شعر سے مرا نازان
حضرت فیض کی عنایت پر

ہوگیا ہون مبتلا مژگان دلدار پر — خار پر لاشہ پڑے سر ہو معلق دار پر
کب نظر ہی عاشقونکی اندک و بسیار پر — مارتے پاپوش ہین دنیاکے کاروبار پر
اسقدر سر مین سمایا ابکے سودائے بہار — لوٹتے رہتے ہین اکثر باغ کی دیوار پر
وہان ہوی غفلت بادہ یہان تیغ جبہ برگئی — اور ہی اطوار ہمکو ہوگیا انکار پر
آدمی کیا حور ہی جان اپنی دیوے بی وصول — اس ادا و ناز پر اس چال اس رفتار پر
مبتلائے قد موزون مسیحا ہوگئے — زندگی ہوتی ہی اپنی آج کل اشعار پر
جب سے ہین مجروح دل آئینہ رخسار کے — زخم ہستا ہی ہمارا مرہم زنگار پر
بعد مردن بہی نہ چہوٹا جوش سودائے جنون — ہوگیا نشتر کا دہوکا ہر کفن کے تار پر
خوب ہی ہمنے نبا ہا عہد عشق یار کو — دل دیے جان کہو دی پر ثابت ہی اقرار پر
ہی اثر بعد فنا بہی اپنی مستی کا دلا — جہومتے آتی ہی غفلت تربت میخوار پر
منہ ہر ایک کا چشم حیرت سے تکے ہی باغمین — کردیا جادو کسی نے نرگس بیمار پر
بہولے بہٹکے بہی نہ آئی دیگی ورد خواب کو — انتظار پاس بان ہی دیدۂ بیدار پر
تار برقی کو جلادین رشک سے اہل فرنگ — یار کو بہیجین سگے خط ہم آنسوونکے تار پر

افکار غیب

کسی شیرین دہن کا تہا جو عاشق
سدا ہارو ٹہنڈے ہنڈے اپنے گہر تم
نظر آتا ہے پریون کا اتارا
پڑہا پایا ہے دل اوس نے کسیکا
اُسی پر توٹ پڑتی ہے خدائی

موافر ہا دسا گر اٹہا کر
کرو گرمی نہ ہمسے دل لگا کر
کہین بیٹہے جو وہ تیور چڑہا کر
جو رکہا خاک مین اُسکو ملا کر
جو دل ثابت ہے صدمے اٹہا کر

ردیف زاے معجمہ

جلوہ فرما در دل و جانی ہنوز
در دل و در دیدہ مہمانی ہنوز

می طلبم از درد پنہانی ہنوز
از مدا وا یم نہ در مانی ہنوز

حرف مطلب را نمی دانی ہنوز
جان من طفل دبستانی ہنوز

ماہرویم باز آ و جلوہ دہ
از جمالت دیدہ نورانی ہنوز

اے رخت آئینۂ اہل صفا
بسکہ مے سازم بحیرانی ہنوز

شہرہ ات آویزۂ گوش جہات
آن در خوبی و در کانی ہنوز

خلق گر باشند حیرانت بجاست
چون بحسن خویش حیرانی ہنوز

از بہار حسن تو صد گل شگفت
مائل سیر گلستانی ہنوز

نیست دیگر ہمچو تو اے ماہ رو
کس ندیدت در جہان ثانی ہنوز

بو العجب نقشی است شکل آشکار
نقش دیوار است از و مانی ہنوز

افکار عجیب

ردیف سین مہملہ

اب نہ الفت کی تمنا ہے نہ چاہت کی ہوس
اٹھہ گئی دل سے رہ و رسم محبت کی ہوس

بیکسی چھڑکاؤ کرے آنسون سے جا بیگی
خاک کو میری جو ہو باران رحمت کی ہوس

نازسے چلتے کبھی تو فاتحہ کو آسیے
رہتی ہے سب قبر والون کو قیامت کی ہوس

فکر کیا ہوا ہے سر شوریدہ پتھر سا تہہ ہے
وادی وحشت مین پھر کیا کیجے سنگت کی ہوس

لی نہ اکدن تمنے بیمار محبت کی خبر
مرتے مرتے لے چلے ہم بھی عیادت کی ہوس

بو لہو کی شیر مادر مین ہی آتی تہی مجھے
ہے یہان ہنگام طفلی سے شہادت کی ہوس

منہ مین آئیگا مزا لب ہای شیرین کا ترے
مجھکو وقت نزع بھی ہو گی نہ شربت کی ہوس

بت پرستی مرد مومن کو کبھی لازم نہین
بھو لکر اے دل نکرنا خوب صورت کی ہوس

ہات آیا خوب ہی آرام کو کنج مزار
تھی بہت دنیا کی جھگڑون سے فراغت کی ہوس

زور و زر علم و ہنر سے کام کچھ ہوتا نہیں
ہان اگر کیجے تو کیجے حسن قسمت کی ہوس

بام پر آنے لگے وہ جب ہوگئے ہم زیر خاک
اپنی پستی سے نہین ہوتی ہی رفعت کی ہوس

کسطرح روئیدگی پائی نہ یہہ کشت نگاہ
آب پاشی کرتی ہی باران رحمت کی ہوس

جان کا سودا ہوا لینے کے دینے پڑگئے
خلق اب کیجے نہ بازار محبت کی ہوس

ردیف صاد معجمہ

در مدح حضرت شمس العلما فیض که استاد مصنف در فن شاعری بودند

مرے استاد میرے پیشوا فیض
مرے ہادی مرے مین رہنما فیض

نہ بہولونگا کبھی نام آپکا فیض
موے پر بھی زبان پر ہوگا یا فیض

کرین کیا آپکا احسان ادا فیض
ہوی ہے پشت خم طاق دعا فیض

ہات ملتے ہی رہے ہم افسوس
ہات آیا نہ کفِ یار کا رنگ

سول دنیا مین چڑہا سونے کا
ہے سنہرا جو مرے یار کا رنگ

جوہر اپنے بہی دکہاوینگے ہم
تو نہ دکہلا ہمین تلوار کا رنگ

کہیلئے موسمِ گل آیا ہے
خوب ہے دیدۂ خونبار کا رنگ

یاد آتی ہے مسی ہونٹون کی
نیلگون ہے کفنِ تار کا رنگ

یہہ شباب اور یہہ رونق کب تک
چار دن ہے گل و گلزار کا رنگ

سامنے گیسوی مشکین کے ہے
خاک ہے نافۂ تاتار کا رنگ

سبزۂ خط کی جو لکہتا ہون صفت
روشنائی مین ہے زنگار کا رنگ

ہوگیا نامۂ اعمال سیاہ
دیکہیئے یہہ بہی گنہگار کا رنگ

گل رخون سے ہی محبت جب سے
خلق کچہہ اور ہے اشعار کا رنگ

ردیف لام

یہہ چار دن کی ہوا ہی بہارِ خندۂ گل
نسیم کب ہے بہلا اعتبارِ خندۂ گل

نظر کسی نہ کی نالۂ عنادل پر
ہر ایک شخص ہوا دوستدارِ خندۂ گل

پڑا ہے پرتوِ رخسارِ آتشین صنم
ہے گرم نائرۂ اضطرارِ خندۂ گل

کجاست ساقی و آن نغمۂ طرب افزا
خوش است دورِ شراب و بہارِ خندۂ گل

صبا مین ہون کسی نازک مزاج کا عاشق
بہار ہے مری خاطر بہ بارِ خندۂ گل

کہلا نہ ایک بہی دن اپنا غنچۂ خاطر
رہا ہے دل مین بہت انتظارِ خندۂ گل

واله

افکار غیب

ہوا ہے صحبت سے بے پروا جو آشنا	دل نادان کو بہایا کون سا دل
کیا ہے تم نے کیا پہچان اوسکو	بہت دن کا تہا اپنا آشنا دل
نہیں کوئی نظر میں مونس جان	کہوں میں کس سے اپنا ماجرا دل

بلائے جان ہے قہر خدا ہے
کسی سے خلق ہرگز مت لگا دل

ہے بہار اگر دم نہ تو ہرگز ہوا پر اسکے پہول	ہو گئے اس باغ میں ای باغبان کس کس کے پہول
ہو نہ کاجل اونکی آنکہوں میں نہ ہو شوق بر سی	آج کیوں مرجہا رہے ہیں سوسن و نرگس کے پہول
گل زمین ہند کی کچہہ اور ہی دیکہی بہار	ہے سفید و سرخ یوں تو روم او رفارس کے پہول
چال چلتا ہی جو وہ باد بہاری کی ہوس	نقش سم ہر ایک گلگوں کا ہی اس فارس کے پہول

آتے ہی سیر چمن کو کس ادا سے کہتے ہیں
توڑ لادے خلق مجکو اُس کے پہول اور اسکے پہول

ردیف میم

دیکہتے ہر سو ہیں شکل یار ہم	نشئہ وحدت سے ہیں سرشار ہم
پاس آجاوے اگر وہ سیمبر	مفلسی سے ہو جاویں گے زردار ہم
واہ اے تاثیر جذب اتحاد	دین و دنیا سے ہوئے بیکار ہم
جسم عریان کے لئے پہرا جنون	ڈہونڈتے ہیں دامن کہسار ہم
گاہ در مسجد گہے در میکدہ	ہیں کہیں زاہد کہیں میخوار ہم

افکار غیب

گاندہے یہ سر بلند جنازہ نہو مرا
نیزار بعد مرگ بہی ہین گرو فری ہم

نیرنگیان فلک نے یہہ دکہلائی راہ مین
ہی عشق کس امید پہ نکلے تہے گہر سے ہم

مشکل ہے سر سے جائے جو اپنے خیالِ زلف
قاتل گذر ہی جائیگا آسان سر سے ہم

ہین زرد رنگ عشق مین اوس رو سپید کے
چاندی کو تولتے ہین دلا آج زر سے ہم

ایخلق چار دن کا تماشا یہہ دیکہہ لین
باغ جہان مین آئے ہین اک رہگذر سے ہم

ردیف نون

سیر کو جاتا ہے وہ رشکِ گلستان باغ مین
قدرتِ اللہ پہر ہو گی نمایان باغ مین

کیا بیان اپنا کرون مین سوزِ ہجران باغ مین
گریۂ بلبل سے ہو جائے نہ طوفان باغ مین

مجہکو آتا ہے ہر اک گل ہی نظر دیوانہ وار
کسکو دکہلاؤن مرا چاکِ گریبان باغ مین

کون سے آئینہ رو پر پڑ گئی یارب نظر
دیدۂ نرگس ہوا اتنا جو حیران باغ مین

بہول جائین چال اپنے کبک و طاوس چمن
ہو خرامان گر کوئی سرو خرامان باغ مین

اے صبا پہچل اڑا تجہکو سلیمان کی قسم
مین سنا ہون آج کل آتی ہین پریان باغ مین

سیرِ گلشن سے زیادہ جب ہوا سودا مرا
ہو گیا ہر خار مجہکو نشترِ جان باغ مین

پڑ گیا جو آج عکسِ عارضِ پر نور یار
بن گیا ہر ایک گل شمعِ شبستان باغ مین

ساقیا کیا کچہہ اور اڑائینگے مزے گر وقتِ شب
ہم ہون اور دلبر ہوا اور فصلِ مستان باغ مین

منہ سے ہر اک غنچہ کے نکلے صدا گر مرحبا
ہمصفیر و خلق جب ہووے غزلخوان باغ مین

افکار غیب

[illegible]

محشر مین روتے دہوتے نصیبو کو جائینگے
لکھا جو حال جوش جنون کا مفصلاً

چشم پرآب نامۂ تقصیرات مین
نشتر بنا قلم دم تحریرات مین

ہوںگا چاک سینہ مین غم آل نبی مین خلق
محشر مین ہوگا دامن شبیر ہات مین

قاتل مرا جو زور مین رستم سی کم نہین
دے ڈالنے مین جان مین حاتم سی کم نہین

گھر عاشقون کا خانۂ ماتم سے کم نہین
روز فراق ماہ محرم سے کم نہین

پوشاک زرد پہنی ہی او سرو نہال سے
رنگ خزان بہار کے موسم سی کم نہین

شیرین لبون کے ہجر مین ہے تلخ زندگی
شکر کا ذایقہ بھی مجھے سم سے کم نہین

اے بحر حسن دیکھ کے دریا مین غسل کر
ہر اک حباب دیدۂ پرنم سے کم نہین

آتش فشان ہوتی ہی دل بیقرار سے
مجھکو شب برات شب غم سے کم نہین

چھوتا ہے جسم کو مرے عصمت پناہ کے
کچھ پشت خار غنچۂ مریم سے کم نہین

تہ کر کہین سب اہل تکلف تکلفات
یہان فرش خاک مسند و جاجم سے کم نہین

کہتا ہون سچ یہ پیار تمہارا ہی جھوٹ موٹ
گرمی بھی شعلۂ روی تپ غم سی کم نہین

کتا بھی شیر ہوتا ہے اپنے مقام پر
چھپر عدو کا خانۂ ضیغم سے کم نہین

جو لوٹتے تہے خاک پہ زخمی ہوے درست
گیچڑ تمہاری کونچہ کی مرہم سے کم نہین

روتا ہون عشق مین جو تمہارے لباس کے
آنکھونکے پردے جامۂ شبنم سی کم نہین

گھایل ہوی تو مل گئے زخم ہوس تمام
تیر لعاب تیغ بھی مرہم سی کم نہین

[illegible]

[illegible]

کیونکر نہو دماغ حسینون کا عرش پر
عالم جو حسن کا ہی دو عالم سے کم نہین

سنگ سیاہ خال ہے خط حاجیونکی صف
اے کعبہ و جو لب ہین وہ زمزم سے کم نہین

ظاہر ہے مجھپہ سینہ مین جو کچھہ چھپاتی ہو
محرم نگاہ آپ کی محرم سے کم نہین

دق کر دیا ہمین مرض عشق کیا کہین
گردی ہجر یار تپ غم سے کم نہین

کچکول اپنا جام جہان بین ہے سوا
اپنی گدائی سلطنت جم سے کم نہین

شیطان بنکے درپے اخراج ہے رقیب
خلوت مین خلق حضرت آدم سے کم نہین

تشکل مژگان یار ہے دلمین
خار کہٹکے ہین جان بسمل مین

کون ہے اب ترے مقابل مین
حسن مین وضع مین شمایل مین

آفتاب جبین جانان سے
داغ حسرت ہے ماہ کامل مین

نہین آہو وہ بلکہ آہوکش
کار خنجر ہے چشم قاتل مین

کچھہ دلا دیجئے زکات حسن
کاسۂ دل ہے دست سائل مین

میکشون پر حرام ہے بادہ
آج ساقی نہین ہے محفل مین

وصل دلبر اگر ہوا قسمت
نرہیگی ہوس کوئی دلمین

آپ کا اب ہے اسے مدرس عشق
ہون مین تلمیذ ان مسائل مین

ایک مین اور آفتین صدہا
کر مدد خضر میری منزل مین

کیون جہگڑتے ہین کافر و دیندار
عمر کہوتے ہین بحث باطل مین

اب لوگ انگلیوں سے بتانے لگے مجھے
وحشت کا ہو گیا ہے اثر بال بال میں

ٹپکے پڑے ہے دختر رز زاہدا سنبھل
آئے کہیں نہ فرق تری چال ڈھال میں

دروازہ ٹھو کتے ہیں جب آتی ہیں میرے گھر
ٹھوکیں حضور آئی جو آڑے وصال میں

تل تل کے بک رہی ہے مری مشت خاک بھی
بعد فنا بھی ہے قد موزوں خیال میں

ٹکڑے سے یہ جان دیں نہیں اینچ پیل ہم
ٹکڑے ہو جان بھی تو نہ لائیں خیال میں

ٹکر جو لے پہاڑ سے فرہاد وہ نہیں
ٹکرا اٹھائے یار کے ہجر و وصال میں

ٹکڑے کی ناک بھی نکٹی ایسی تیغ سے
ابرو کا تیر سے لطف کہاں ہے ہلال میں

اے نونہال ٹوٹ پڑا تجھ پہ ہے چمن
رکھنا قدم جما کے ذرا چال ڈھال میں

ہے مدعائے وصل بڑھاتے ہو بات کیوں
کٹتی ہے روز عمر امید وصال میں

ہے خلق سب کو خوف نیستان میں شیر کا
ڈر مجھ گناہگار کو ہے بال بال میں

یوں تو رہتی میں بہت حسرت و ارمان دل میں
وہ جو آئیں تو رہے کوئی نہ مہمان دل میں

ہو گئے خون بہت حسرت و ارمان دل میں
جس طرف دیکھئے ہے گنج شہیداں دل میں

جل بجھیں آپکی الفت میں کہ ہم ڈوب مریں
اشک آنکھوں سے رواں آتش سوزاں دل میں

نصر حاصل ہو خدایا جہاد فتح قریب
ہے عمل اس بت کافر کا مسلماں دل میں

غم نہیں گر ہمیں آنکھوں میں اندھیرا آیا
نور افگن ہے ترا چہرۂ تاباں دل میں

غیب دانی کا جو دعویٰ ہے تو کہئے ہم سے
کیا سوا آپ کے ہم رکھتے ہیں پنہاں دل میں

آسمان کی کوئی کہتا ہے زمین کی کوئی
روح اور نفس میں دست و گریبان دل میں

دیکھوں دیکھے میں جلوہ جانان کیونکر
دل ہی اپنے میں جو حیران ہیں حیران دل میں

افکار غیب

منده گئی آنکھ تماشائے جہان سے اپنی
نکیا آنکھ بھون یار نے میٹھی ہمسے
جیسے گلشن مین صبا یا تن بیجان مین جان
دل بھر آتا ہی جو ہر وقت تری عاشق کا
ہر قدم پر دل پر داغ بچھائے آنکھین

اب ہا کرتا ہی نظارہ جانان دلمین
جب صفائی ہو تو خنجر ہے نہ پیکان دلمین
یون چلا آتا ہی وہ سرو خرامان دلمین
ایسے کیا جمع ہوئی ہین کوئی سامان دلمین
گر کبھی آ وہ طاؤس خرامان دلمین

کیون مری قتل کو وہ لوتے تلوار مین خلق
مفت لین جنس فنا ہے بہت ارزان دلمین

دھیان اوس رشک چمن کا ہی جو ہر آن دلمین
کیون نہ رکھون تجھی ای سرو خوبان دلمین
خوب دیکھین تو خدائی کا ہے سامان دلمین
ہین وہ ظاہر مین خفا ہمسے تو خوش باطن مین
بعد مدت کی نصیبون سے وہ مین ہات لگے
لگ گئین شمس و قمر کی نور سے آنکھین
آپکی جان سے دور اتنے ہی نزدیک اجل
ہے کہان راحت و آرام کہان صبر و قرار
تم پری ہو کہ طلسمات ہو یا جادو ہو
آج کل لطف و عنایت کی ہوا چلتی ہے

لہلہاتا نظر آتا ہے گلستان دلمین
تو ہی ایمان مرا جا ہے ایمان دلمین
ایسی وسعت نہین رکھتی ہی مگر کان دلمین
کفر ہو اونکی زبان پر مگر ایمان دلمین
جو سماتا ہے قدم اوس بخت کو ارمان دلمین
دیکھ کر یار کو ہی خنجر بھی حیران دلمین
آ بسے آپ سے رہ جائے ارمان دلمین
نہ بچا ہات سے انکی کوئی سامان دلمین
ایسی کرتا ہے رسائی کوئی انسان دلمین
کیون نہ سر سبز ہو پھر گلشن ایمان دلمین

اظہار عیب

میری وحشت نے حسینون مین اڑایا ہی اوہیز
پر نہین ہوے وہ شرمندۂ احسان دلین

یہہ غلط ہی کہ دل آجاتا ہی انپر سب کا
آپ سے آپ وہ آجاتے ہین آسان دلین

اسکی آمد ہو تو ہم جان سے اٹھہ جاتے ہین
نظر آتا ہی یہہ تعظیم کا سامان دلین

اپنے عشاق کا دل بات مین کہتے ہین جو لوگ
ہم بہی اُس بات کو رکہہ لیتے ہین پنہان دلین

قدم پاک تلک مرکے پہنچ جائینگے خلق
جیتے جی تک تو ہے یادشہ جیلان دلین

جلوہ افروز ہوے خسرو خوبان دلین
ہے ترے واسطے آراستہ ایوان دلین

جب سے رہتا ہی کوئی طفل دبستان دلین
بوستان لب پہ ہمارے ہے گلستان دلین

کیون نہ مغرور ہو وہ فتنۂ دوران دلین
اسکے قایل ہین سبہی گبر و مسلمان دلین

زور بر زور دیا تو نے پریزادون کو
کب وہ جی ہارکے بیٹہین مرو پیران دلین

گفتگو یار سے پردے مین رہا کرتی ہے
روبرو آتے نہین بیٹھے ہین پنہان دلین

کیا سبب دست حنائی کو چہپا لیتے ہو
سچ تو فرمائیے کیون جوش ہے پنہان دلین

کر دیا آپ سے باہر مجہے اور خانہ بدوش
نہین معلوم یہہ ہے کونسا مہمان دلین

چہپے یادہ ہزارون ہین ہمین ہی لیکن
کہین آزردہ نہو بلبل نالان دلین

وہ چہپاتے ہین تو انداز کہے دیتی ہین
راز ہر ایک کا رہتا نہین پنہان دلین

زلف پر خم کا ترے عشق بلا جان ہے
حلقے آنکہون مین پڑے عقدۂ پیچان دلین

تو نے لوٹ لیا تہا جو متاع ہستی
اور کیا باقی ہی اسے غارت ایمان دلین

اوکار غیب

[illegible]

آتے آتے نہ اجل بہاگے کہیں لیٹے پاؤں
تم چلے آتے ہو سیدہی جو مریجان لین

ہے وہ پتہر بت کافر کہ پگہلتا ہی نہین
ہمنے بہڑکائی بہت آتش سوزان دلین

بے تکلف ہے یہان ظاہر و باطن ایخلق
اپنے منہ پر بہی وہی ہے جو ہی نہان دلین

ہمین جان سے اپنے لالے پڑی ہین
کسی بے مروت کے پالے پڑی ہین

خفا ہو تو ہو کیا کسیکو منائین
ہم اپنے ہی دلکو سنبہالے پڑی ہین

الٰہی مین کس جا اوس بت کو ڈہونڈون
ہزارون ہی مندر شوالے پڑے ہین

نہین دین دنیا مین اونکا ٹہکانا
گلی سے جو تیری نکالے پڑی ہین

یہہ کیون جال مین پہنس رہے ہی خدائی
کہانتک یہہ آنکہو نین جالے پڑی ہین

ہوا خانۂ دل پہ قبضہ کسیکا
مرے پاس خالی قبالے پڑی ہین

پلا آب خنجر ذرا ابتو قاتل
زبان اپنی سوکہی نکالے پڑی ہین

یہہ کیون پاؤن پہیلائے سوتے ہین عاشق
بہت دن کی حسرت نکالے پڑی ہین

کوئی خلق اونکا اشارا نہ سمجہا
بہت سے یہان علم والے پڑے ہین

ایک دم اور سیکڑون غم کیا کرین
لیکے ایسی زندگی ہم کیا کرین

فرقت احباب کا غم کیا کرین
بیوفا تہے چل بسے ہم کیا کرین

دل کسی پر آگیا ہم کیا کرین
رک گئے گر ہمسے ہمدم کیا کرین

اذکار غیب

[illegible]

ہین وہی ساتر وہی مستور خود
چہپ گئے وہ آپ مین ہم کیا کرین

سور ہے ہمدم دو پٹہ تانکر
دیدۂ بیدار اب ہم کیا کرین

دو قدم بر گرچہ ہے گہر یار کا
پاؤن ہی اٹہتے نہین ہم کیا کرین

طاق مین رکہدو کتاب زندگی
دلکا شیرازہ ہے برہم کیا کرین

کچہہ عناصر کا ہے جوڑا عجیب
ہے بہٹکتا پہر رہا دم کیا کرین

خندۂ گل سے چمن کی تہی بہار
ہم کسی بلبل کا ماتم کیا کرین

کوئی ہی دیکہا نہین غم سار رفیق
دل سے دور اب اسکو ہمدم کیا کرین

دم قدم کی خیر کچہہ دلوائیے
آگیا آنکہون مین ہے دم کیا کرین

کیون اچہلتا ہے یہہ دو دو ہاتہہ دل
وہ سنبہلتے ہی نہین ہم کیا کرین

آپ جے جا ہو کرو مختار رہو
بندگی بیچارگی ہم کیا کرین

دیکہنے والے ہین زلف یار کے
سلسلا اپنا بیان ہم کیا کرین

طاق ابرو خلق اونکا بس ہین
کسکے سامنے خم کیا کرین

اونکی الفت مین ہم اپنے سی جدا رہتے ہین
کہین رہتے ہین مگر بے سر و پا رہتے ہین

منتظر ہین ترے جینے سے خفا رہتے ہین
ہم ترے آنے تلک جلتے ہین یا رہتے ہین

ہم تو ہر طرح سے اوس گل پہ فدا رہتے ہین
نہین معلوم وہ کیون ہم سے خفا رہتے ہین

تیغ ابرو نے ترے صاف کیا میدان
سر جہکائی ہوی سب اہل صفا رہتے ہین

ردیف واو

[illegible]

آج از خود جو ہوے گم شاید | سوے مضمون گمر جاتے ہو

یہہ شگون خوب نہین ہے ایخلق
چشم تر خاک بسر جاتے ہو

دلہا شدند خستۂ تیغ نگاہِ تو | جان ہا اسیر حلقۂ زلف سیاہِ تو
آن کیست در جہان کہ نجواید پناہِ تو | اے قبلہ گاہِ عالمیان بارگاہِ تو
شکست پشت وگردنم این بار معصیت | اے مومیاے خستہ دلان بارگاہِ تو
گر بادِ لطف تو وزد اے غیرتِ بہار | باشد چرا نہ اوج گرا برگ کاہِ تو
آمادہ بہر قتل جہانند این ہمہ | مژگان وچشم وابرو زلف سیاہِ تو
ایدل چہ دور گشتی ازان آستان مثال | باشد کہ باز یاد کند بادشاہِ تو
سر سبز گشت امیدم کہ در جہان | دارد بہارِ غنچہ و گل ہا گیاہِ تو
از ذرہ گرچہ کمترم اے بادشاہِ حسن | خورشید مے شوم چو فتد یک نگاہِ تو
غافل ز کار و بارِ جہان و جہانیان | خوش خفتہ ایم در شبِ زلف سیاہِ تو
از شوخئے کہ داشت در آن دشت پر بہار | دامن نمیگذاشت مرا خار راہِ تو

بے دستگیرے تو بمنزل کجا رسد
این خلق پا شکستہ فتادہ براہِ تو

ردیف ہاے ہوز

گر نکلا ہے اسکے روے آتش ناک پر سبزہ | تو جلجاتا ہے اگتا ہی جو اپنی خاک پر سبزہ

افکار غیب

[illegible]

لگایا بارش مضمون کا تار اس فکر نے ہم نے
اگا یا خاک پر سبزہ کبہی افلاک پر سبزہ

غزل تمام ہے کیجے خلق بس اب فاتحہ پڑہیے
چڑہا دیجے شہیدونکی مزار پاک پر سبزہ

ردیف یاے تحتانی

آرزو ملنے کی پوری وقت رخصت ہو گئی
وہ نہ آئے سو ہے حسابِ قیامت ہو گئی

پاؤن پر تیرے جو سجدہ کر رہا ہون قاتلا
مجہکو محراب حرم تیغ شہادت ہو گئی

خفتگان خاک کیا ہیں فکر مین ہر گام سے
چاک گئے جیگر سبہی دنیا کی حیرت ہو گئی

خون دل لخت جگر ہی کہانے پینے کیلئے
حضرت عشق آپکی اچہی ضیافت ہو گئی

خشک دریا ہو گئی گرمی سے پیاسونکی طرح
ہجر مین چشم و زبان کی ایکسی رت ہو گئی

وحشت دل سے زمین میں دفن کرتے ہونے دیا
چشم آہو ختن مین اپنی تربت ہو گئی

زخم ایسے ہو گئے فتادگان عشق کے
خاک کوچے کی تری سنگ جراحت ہو گئی

بار سے شانہ کے برہم ہو گئی زلف سیاہ
سر سے اونچی آپکے جانان نزاکت ہو گئی

کر دیا پابند اسباب نے محتاج تر
حاصل استغنا سے مجہکو بادشاہت ہو گئی

سرخ مین چہرے خوشی سے بادۂ رنگین کیطرح
حال پر رندونکے ساقی کی عنایت ہو گئی

تشنگی سے حلق پر میرے جو رکہہ کر چلا
خنجر قاتل سے بہی مجہکو خجالت ہو گئی

چشم گریان سے ہماری قبر گل در گل بنی
روتے روتے آخرش رونیکی عادت ہو گئی

کیا غرور حسن نے مدہوش انکو کر دیا
آئینہ مین دیکہتے ہی اور صورت ہو گئی

افکار عجیب

کروگے آگاہ تم غیرونکو اپنے راز سے — لطف کیا ہی جب امانت مین خیانت ہوگئی

ناصحا تیری نصیحت سے نہین باز آؤنگا — ہوگیے مشغول جس عالم طبیعت ہوگئی

چار آنکہین ہوتے ہی تاثیر حسن و عشق سے — مجہکو سکتا ہوگیا اونکو حیرت ہوگئی

ہجر مین بہی وصل کی لذت لگی ملنے مجہے — سہل ہوجاتی ہی وہ جس شئے کی عادت ہوگئی

دین و ایمان ہوگیا نذرِ بتانِ سنگدل — بندگی سے حق تعالی کے فراغت ہوگئی

نقدِ دل پرکودتے تھے وہ بہی آخر کہو دئے — ہوگئی جو پاس تہی اپنے وہ دولت ہوگئی

ابتدائے عمر ہی مین انتہائے عاشقی
خلق ہم کہتے تہے آخر مصیبت ہوگئی

روانہ سوئے صحرا قافلہ ہے — ترقی پر جنون کا سلسلہ ہے

سراپا جل گیا پر اُف نہ نکلا — یہہ میرا دل یہہ میرا حوصلہ ہے

نظر آتے نہین خالون کے نقطے — کتابِ رخ کی صنعت مہملہ ہے

چہٹے ہین تارِ گیسو رخ پہ اونکے — قمر جلوہ فزائے سنبلہ ہے

جنون اب جا چکی ہاتون سے ہمت — گریبان تنگ بہی جانان فاصلہ ہے

گدا ہین تیرے اے صحرائے وحشت — سرِ اک کجکول اپنا آبلہ ہے

پہرایا دربدر عشقِ صنم نے — یہہ گہر بیٹھے ہی اٹہا ولولہ ہے

صدائے صور سے یہہ کسکا نالہ — قیامت کا زمین پر زلزلہ ہے

شکایت دوست و دشمن سے نہین کچہہ — مری تقدیر سے مجہکو گلا ہے

سونگھہ لی ہے بو دہانِ یار کی
غنچہ کی خجلت سے پھٹی ناک ہے

میلِ دل رکھتے ہین اربابِ صفا
زیب تن کیا ململی پوشاک ہے

وہان کہانی ہی سنا ہے حضور
یہان کوئی دم اپنا قصہ پاک ہے

دیو ہے یا پہلوان ہے ہجر یار
جس سے ہراک منچلے کو دھاک ہے

صید ہے ہراک تیری زلف کا
حلقۂ مو حلقۂ فتراک ہے

ہے نظر مشتاقِ دیدار نکو
دل مرا شیدا ہے حسن پاک ہے

رنج سے اپنا ہے منہ اترا ہوا
بے سبب اوس نے چڑھائی ناک ہے

کس بہروسے دل دیا ہے تُنے ملوک
بے وفا بے رحم ہے وہ بیباک ہے

اک ادا سے مجھے ادا کرکے
چل دے قصہ فیصلہ کرکے

زلف کو دی جو مشک سے تشبیہ
ہون مسلسل ہین اک خطا کرکے

کانپ جائے دہل کے اس سے رخ
دیکھیے خورشید سامنا کرکے

گر اشارا ہو تیغ ابرو کا
اپنا رکہدون گا سر جدا کرکے

خاک فرقت مین چھانتے ہی رہے
کیا ہوا اُنسے راستہ کرکے

خواب مین بہی تمہارا عاشق زلف
تیغ اٹہا ہے اژدہا کرکے

وہ پہنکر کہے جو پہرتے مین
بیٹھہ رہتا ہون دل کڑا کرکے

یون اتارو ہین نہ سوکہی گہاٹ
بحرِ الفت کا آشنا کرکے

افکار غیب

ہے عدم پر وجود کو درپیش — نہ سکندر رہا نہ دارا ہے
چرخ زن عشق مین ہون اوس کے — داغ ہر اک مرا ستارا ہے
ساحل زیست سے گذر جانا — قلزم عشق کا کنارا ہے
آ سکے جلوۂ مقدس کا — قدسیون مین بہی ایک پکارا ہے
کب تمنا ہے خلد کی رضوان — حور وشس کا ہمین نظارا ہے
سخت جانی کو دیکہ کر مرے — سنگ خارا بہی پارا پارا ہے
جتنے چاہو لگاؤ وار حباب — دل و جان مین سے تم پہ وارا ہے
سیر کر لے کچہہ اپنے باطن کی — ق — زندگی کا یہہ سب نظارا ہے
چار دن کی بہار ہے اے دل — پہر کہان باغ مین گذارا ہے

اوس ستمگر کا عشق چہوڑا یہ خلق
صبر کرنے کا کس کو یارا ہے

کوئی نظر مین بت خوش خصال رہتا ہے — بہی خیال بس اے ذو الجلال رہتا ہے
یہہ صرف لہو لعب عمر ہو گئی اپنی — ہر اک فعال سے اب انفعال رہتا ہے
لکہائے غیر نے ملا سے نقش اور تعوید — جو پاس اپنے وہ فرخندہ فال رہتا ہے
خبر کہان ترے عاشق کو کہانی پینے کی — غم وصال مین صوم وصال رہتا ہے
روان مین صورت آب روان ہمارا اشک — زمین دلمین کوئی نونہال رہتا ہے
کہان ہے پائی ثبات اونکو جو ہین جام بدست — وہ مست مین نہین جسکو سنبہال رہتا ہے

افکار غیب

افکار غیب

جلسے مزے ہین چمن ہی فصل بہار مین — ساقی ہی اور بادہ ہی مطرب ہے چنگ ہے
ہوتے شہید سیکڑون ہین اک نگاہ مین — آنکھون کو تیرے یاد ستمگر دو رنگ ہے
جیتے ہین یار ہم تری امید وصل پر — کب دیکھیے نکلتی یہہ دل کی امنگ ہے

دنیا مین ہو جہات سی کر لو جناب خلق
دیکھو قضا نماز نہ ہو وقت تنگ ہے

دیوانہ ہون اور خانۂ زنجیر مکان ہے — یہہ نام ہے انخلق ہمارا وہ نشان ہے
یہہ درس ہے عشاق کا یہان اور بیان ہے — منطق ہے نہ معنی ہی نہ حکمت کا بیان ہے
آمادہ مرے قتل پہ وہ آفت جان ہے — تلوار ہی ابرو تو قرہ نوک سنان ہے
مردون کو تہ خاک قیامت کا گمان ہے — برپا مرے نالون سے عجب شور و فغان ہے
سب مجھہ مین ہین ظاہر مرض عشق کے آثار — بے چینی ہی بیتابی دل ہی خفقان ہے
اے ہم نفسو مین بھی ہون وہ مرغ نوا سنج — آباد مرے دم سے گلستان جہان ہے
سودائی ہے قسمت پہ جو راضی نہو انسان — میزان مقدر مین کم و بیش کہان ہے
آجائے نہ صدمے سے لچک باد صبا کے — باریک رگ گل سے ترا موئے میان ہے
منزل کا پتا خانہ بدوشون سے نہ پوچھو — آزاد ہون رہنے کی جگہ ہے نہ مکان ہے
خجلت زدہ ہی رنگ شفق سرخی پان سے — دانتون کی چمک دیکھہ کی بجلی ہی طپان ہے
یہہ کھیل ہین اللہ کی قدرت کی مقرر — اس طفل پہ نیرادیہ غش پیر و جوان ہے
مقتول ہون کس شوخ کی مین تیر نظر سے — پتھر مری تربت کا جو ہی سنگ نشان ہے

یاد آتا ہے جب وہ چاہِ ذقن
جی مرا غم سے ڈوب جاتا ہے

زلفِ جانان سے اختلاط نکر
منہ مین آ جگر کے کوئی جاتا ہے

خوف کیا رند لاابالی کو
یار کس سے مجھے ڈراتا ہے

شمع رو غیر سے نکر باتین
دل نادان پگھلے جاتا ہے

جب مین اثباتِ وصل کرتا ہون
لاگی تختی مجھے پڑھاتا ہے

جب نہو تو ہی اے سحابِ کرم
کب چمن اپنا لہلہاتا ہے

چرخ ہلتا ہے میرے ماتم پر
لب مسیحا نہین ہلاتا ہے

دیدبازی مین ہے کمال مجھی
اس سبب آنکھہ وہ چراتا ہے

جاے فرحت ہے تشنگانِ وصال
آبِ شمشیر وہ پلاتا ہے

حالِ دل صاف آج کہدون خلق
یہی رہ رہ کے جی مین آتا ہے

لڑ گئی آنکھہ جو مہ یارون سے
رات چشمک ہے مجھے تارون سے

ہون بکھیڑے سے جہان کی بیزار
کام یارون سے نہ اغیارون سے

منہ چھپا ہم سے نہ اے یوسفِ مصر
ہم بھی ہین تیرے خریدارون سے

کر گئے سرنذر کسی قاتل کے
حشر مین ہونگا سبکبارون سے

چشمِ نرگس کا ہون جلسے عاشق
حال بدتر ہوا بیمارون سے

جانِ شیرین ہمین ہو جائیگی تلخ
تم خفا ہو نہ نمک خوارون سے

افکار غیب

کتنک تڑپتے گو شۂ غم مین رہو گے خلق
قسمت کو اپنے چلئے کہین آزمایئے

سینۂ تنگ گلشن ہی مرغ دل غزلخوان ہے
غمزہ و کرشمہ سے نیم جان ہوسے صدہا
شکر یہہ بہی دن آئے شکر یہہ دن آئے ہے
قبر مین بہی بصورت عاشقونکی تڑپتے ہے
ای طبیب آنکہو نپر پڑ گئے تری پردے
آپ بیٹہو محفل مین شب کو پاس غیرونکے
شور کرتی ہے بلبل ہے بہار موسم کا
کس مزے سی کٹتی ہے عشق زلف و رخ مین نرست

آہ برق سوزان ہی چشم ابر گریان ہے
تیغ ہی ابروہی تیر ہی کہ مژگان ہے
ہم ہین اور ساقی ہے یار ہی گلستان ہے
ہجر کی کہانی ہی شمع مونس جان ہے
یہہ مرض نہین کوئی عشق چشم جانان ہے
ہم ہین اور حسرت ہی آرزو ہی ارمان ہے
پہر جنون ہوا تازہ چاک پہر گریبان ہے
رات قدر کی شب ہے روز عید قربان ہے

کرے گہایل ابرو کی کون ہمدہ قاتل ہے
خلق تو نہین ہے یہہ صاف مرغ بسمل ہے

ہمارا کام ترسے ہجر مین آنسو بہانا ہی
ہمین تو اوس بت عیار سی آنکہین لڑانا ہی
در محبوب پر بیٹہے ہوی ہین ہم ڈہی پکڑ
کوئی وصلت سے خندان ہی کوئی فرقت مین گریان
مقابل ہو تو اوس تیر فرقہ اور تیغ ابرو کی

کسیکے شمع رخ پر دلکو پروانہ بنانا ہی
بدام زلف پہر اس طائر دلکو پہسانا ہے
نہ آنا ہے نہ جانا ہی نہ جانا ہی نہ آنا ہی
کہین مجہہ ہی کہین کچہہ ہی عجب چال زمانہ ہے
اگر منظور تجہکو جان کو لینے کہیا ہے

افکار غیب

شوق تھا فصلِ بہاری کا بہت جیسے گئے
جمع اوس جا پہ سبھی میکش و زاہد ہو گئے

کب قفس سے ہمیں صیاد رہا کرتا ہے
ظلم ایجاد وہ میخانہ بنا کرتا ہے

سیر کر جا کے تو اے مرد ملک یہ تم امید
خلق آنکھوں نہیں تیرے واسطے جا کرتا ہے

ہوش و ہواس عشق میں اپنے بگڑ گئے
آنکھیں لڑی ہیں جب سے دل و جان لگی

اس باغ دہر میں ہی بہار و خزاں بہم
جو برگ و گل نمود ہوئے آج جھڑ گئے

خط کی نمود ہو گئی رخسار یار پر
تیرے متاع حسن پہ اب چور پڑ گئے

اسباب سلطنت سے رہا کچھ نہ انکے پاس
شاہان وقت جو تھے وہ خاک گڑ گئے

محفل میں کل نقاب جو اُسنے الٹ دیا
غیرت کے مارے شمع سے پروانے لڑ گئے

رہتا ہے خلطہ خانہ خرابوں سے رات دن
اطوار کچھ حضور تمہارے بگڑ گئے

آیا جو تیرے تیری چمن میں وہ سرو قد
ہر ہر قدم پہ سرو و صنوبر اکڑ گئے

ہم راستے میں آڑے ہوئے گر تو کیا ہوا
اتنی ذری سی بات پہ سرکار اڑ گئے

ثابت قدم طریق محبت میں رہے خلق
اس راہ خوفناک میں صدہا اکھڑ گئے

غم تنہائی میں گر جان نکل جاتی ہے
رونے بالیں غریباں پہ اجل آتی ہے

حسرت دید عجب رنگ بدل جاتی ہے
جان بھی آنکھوں سے ایجان نکل جاتی ہے

زیر خنجر نہ تڑپنا کبھی اے طائر دل
پھر طبیعت مرے قاتل کی مچل جاتی ہے

افکار غیب

کچھہ دلمیں نہین وادیِ وحشت سی غبار اب
چہرٹا کو کرین آبلۂ پا مرے آگے

آندہی سی بہی ہوتی ہو چلا ہر قدم آگے مین وحشی
کیا بہاگ سکین آہوئے صحرا مرے آگے

آزاد ہون مین راہ روِ منزلِ مقصود
ہی مذبح دل ملک دی و مولا مری آگے

ہر پل وہ کیا کرتے ہین آنکھون سے اشارے
ہی پتلیون کا روز تماشا مری آگے

سرکش ہی ہین کرتے تری دیوانہ کی تعظیم
ہر خار نے سر پاؤن پہ ٹیکا ہے مرے آگے

ہو سامنے اوس قامتِ بالا کا تصور
موکب مین رہی عشق کا جہنڈا مرے آگے

ہے وامق و فرہاد کو تقدیم زمانی
پر بڑہ نہ چلے عشق مین تبہ مری آگے

اس رنگ طلائی کی یہہ الفت مین ہو رنگ
ہی زہر بہی سونیکا نوالہ مرے آگے

ہچشمون سی ہی صورتِ آئینہ صفائی
کہدیتے ہین جو عیب ہے میرا مری آگے

عاشق ہون مین اخلق کسی جانِ جہان کا
مذکور نہ کر حور و پری کا مرے آگے

اتنک ہے وہی طور و تجلا مری آگے
جو حضرت موسیٰ نے ہے دیکہا مری آگے

جہوٹا نہ کیا کیجئے وعدہ مری آگے
چلنے کا نہین آپکا حیلہ مری آگے

شیرین کا ہوا کر تو فرمائیے ہو تلخ
گذرا ہوا قصہ ہی فسانہ مری آگے

کہتا ہی فلک سے ہی وہ غیرت خورشید
بدلا ہی کرے رنگ یہہ حربا مرے آگے

دل ٹکڑے ہوا یاد مین اوس بحر کرم کے
آیا جو کبہی ابر کا ٹکڑا مرے آگے

کس طرح سے مین ساحلِ مقصود کو پہونچون
سیلاب ہے اشکون کے ہو دریا مری آگے

افکار عجیب

بند چڑیا کے چہڑانا انہین کیا یاد نہین
کیا ہوا یار کا محرم جو کہلا رہتا ہے

ہے جو الفت کا مزا تلخ سنا ہی لب یار
ترے کہل جانے مین سب راز چہپا رہتا ہے

آتے رہتے ہین وہ چوری سے زیارت کیلئے
شمع مرقد کو مری چور لگا رہتا ہے

شوخیان ہین دل ناداں کے غضب ان روزون
خانۂ دل مین کوئی شوخ ادا رہتا ہے

کیون نہ ہو وحشت دل ہو مجہی سرگردانی
عاشق زلف گرفتار بلا رہتا ہے

آہ سوزان سے نہین لب پہ کسی کے بتجا سے
حوض کوثر پہ مرا خیمہ لگا رہتا ہے

قتل کرتے ہین کسی پردہ نشین کے ابرو
داغ ہر دل مین گریبان کے چہپا رہتا ہے

جام جمشید ہی کشکول گدائی اونکا
سیر عالم کا فقیرون کو مزا رہتا ہے

چار دیوار عناصر مین جو رہتا ہے ہنسا
اسکو ہر دم خطر سیل فنا رہتا ہے

کیا سناؤن تمہین مضمون خلش دل کا
جسم کی جا ہدف تیر قضا رہتا ہے

کیا اسیران محبت کا پہڑکنا ہی غضب
وا جو اوس شوخ کا ہر بند قبا رہتا ہے

حسن ذاتی کو تکلف سے رہا استغنا
دست رنگین نہین محتاج حنا رہتا ہے

دل مین رہتا ہے تو پردہ کو اٹھا دو رخ سے
دوسرا کون یہان تیرے سوا رہتا ہے

چال سیکھے ہین وہ عاشق کو مٹا دینگے
نقش پا چلنے مین صاف اونکا مٹا رہتا ہے

آشنا آہ و فغان سی نہو درد نہان
حرف جو دل مین ہے شور و صدا رہتا ہے

راستہ بند کبہی منزل الفت کا نہو
نالہ رکتا نہین گر یار کا رہتا ہے

کوچۂ زلف مین اندھیر ہے کیسا ایدل
ٹہوکرین کہاتے ہوی بخت رسا رہتا ہے

عرض مطلب کے ہوی خانہ خرابی طرح	ق	شور قلقل نے کیا اور بھی خاموش مجھے
خاک مین مل ہی گئے دلکی نہ حسرت نکلی		دامن دشت ہوا یار کا آغوش مجھے
اونکی آنکھون سے اشارات کا مطلب حل ہو		اور انسان کی تعریف فراموش مجھے

قدرت خالق بیچون کے تصدق الخلق
چشم گویا نہین دے اور لب خاموش مجھے

سے پلا دیر ساقیا کیا ہے	ق	حق مین ستون کے سوچتا کیا ہے
ہر دم انداز اک نیا کیا ہے		کبھی شوخی کبھی حیا کیا ہے
دل فقط زلف مین پہنا کیا ہے		دیکھیئے سرنوشت کیا کیا ہے
سر جہکا آگے تیغ ابرو کے		پہوٹے دیدون سے دیکھتا کیا ہے
رخ سے گیسو ہی مین نے سرکایا		کیون الجہتے ہو تم خطا کیا ہے
مانتا ہی نہین منائے سے		دل نادان کو ہو گیا کیا ہے
نہین تہمتی ہے آنسوؤنکی جہڑی		چشم گریان کا ماجرا کیا ہے
جوش دیوانگی ہے اور وحشت		اسکا باعث نہین کہلا کیا ہے
یاد آئے مگر بہار کے دن		ٹہنڈی سانسین ہین یا صبا کیا ہے
ہے جو نظرون مین گلشن طیبہ		دل ہے یا مرغ خوش نوا کیا ہے

ولہ

آبروی مقصد دل خاک مین بس مل چکی		ہی جو یہہ عادت زبان پاکین بس مل چکی

افکار غیب

گر خلق کاٹے کو سو نیہ ہے تمام وصل یار
لا ئیگی کھینچکر اثر آہ سحر مین ہے

دم نکلتا ہے کسی گھر کے لئے — گھر بناؤن کیا مین دم بھر کیلئے
جان ہے خلاق اکبر کیلئے — دل مرا عشق پیمبر کے لئے
رات دن روتا ہون اس گھر کیلئے — گھر بنایا دیدۂ تر کے لئے
یہہ جگا دی اوسکے خنجر کیلئے — سر سے پا تک جسم پر پر کیلئے
ہمسری جایز ہے ہمسر کیلئے — عاجزی زیبا ہے ہر پر کیلئے
ہے یہہ بزم بے نیازی چاہئے — سو خوشامد ایک ساغر کے لئے
خودنمائی دیکھیے اچھی نہین — آئینہ رکھا ہے پتھر کے لئے
جان فرشتے دوست لاتے لیجئے — کیا اٹھا رکھون ستمگر کے لئے
خوب رویون سے جو الفت خوب ہے — دل کہان سے لاؤن ہر پر کیلئے
تابش محشر نہین بے مصلحت — ہے یہہ گرمی دامن تر کے لئے
قتل اگر منظور ہے رکھہ چھوڑئے — ایک نہ ایک حیلہ ستمگر کے لئے
اس قطامہ زال دنیا سے خدا — مجھکو رکھہ محفوظ حیدر کے لئے
جمع ہے خلق خدا سب زیر بام — جلوۂ خورشید محشر کے لئے
دیکھ لین اپنے اپنی صورت دیکھلو — آئینہ رکھدو سکندر کے لئے
ق
آج گلشن مین کرین آرام آپ — ہے مہیا سب کچھ اس گھر کیلئے

افکار غیب

[illegible]

سیاناک ہوا دیوانہ اس زلفِ پریشان کا
نہ تجہہ سے بہی کوئی تدبیر اسکی تا نہین نکلے

ہوی پامال صدہا اس غرور و ناز سے پہلے
ابہی سرو خوش رفتار اگر تیری نہین نکلے

خیالاتِ جہان آ کے چلے مہمان کوئی دم کے
تمہاری یاد ہی ہی جان بن دل کی مکین نکلے

یہہ جیتا مکہیونکا ہی کہ عاشق اسکے بیٹہے ہین
لب شیرین کی توہین نبات انگبین نکلے

سواری دیکہکر لیلی کی یون مجنون کا کہا انٹہا
خدا کا شکر دل کی آرزو محمل نشین نکلے

کچہہ ایسے ناز سے محفل مین وہ چلتی ہوی آئے
قدم لینے کو انکے ہر طرف سے آفرین نکلے

لب دندان کا انکے عکس پڑ جاتا ہوا و سمین ہی
جو نکلی بات منہ سے مہر طلعت مہ جبین نکلے

صبا نے کر دیا ہر سر روش پر فرش پہولونکا
سواری سوی گلشن جب تری نازنین نکلے

شب وصل اسکو خلوت مین بہی اپنی ساتہہ کتنا تہا
بڑی مشکل ہی اس محبوب کی چین جبین نکلے

بتایا وصل کا انکے نہ سیدہا راستہ کوئی
عجب کچہہ پیچ اس بت کی زلف عنبرین نکلے

پڑا یا قفل غیرت نے جو وہ خاموش ہو بیٹہی
نہ کچہہ اس منہہ سے ہان نکلا نہ کچہہ اوس سے نہین نکلے

گمان قبل تہا جیسون یہ اس ظالم کی بابت کو
کہلا اب بہید سب بات یہ عین الیقین نکلے

دبا لین گان اپنی خوبرویانِ جہان سنکر
جہان نکلی تمہاری بات تم یا حسین نکلے

دیا ہے قول کا چہلا اسی نے غیر کو اے مخلق
سلیمان کی انگوٹہی ہمرہ دیو لعین نکلے

جہان مین سب سے بزرگ تر شان ختم المرسلین نکلے
یہہ صورت پردۂ وحدت سے کیسی نازنین نکلے

مرے دل کی زمین بہی غیرت خلد برین نکلے
بہلا ارمان تو ارمان آہ بہی اس سے نہین نکلے

از کار غیب

[illegible]

دو کسیکو نہ خدا کیلئے دل اور جو اس
اس تجلی مین بہی حیرات نکل آتی ہے

دیکھے جب لوٹتے دو چار کو میخانہ مین
حسرت پیر خرابات نکل آتی ہے

دل مین دنیا کی محبت کو چھپائین ہر چند
صاف پردے سی یہہ بدذات نکل آتی ہے

آنے جانیکی ضرورت نہ رہی کچھ ہمکو
پہرتے چلتے مین ملاقات نکل آتی ہے

وہ مرے شیشۂ دل مین ہے جو کلون مین کہین
بات مین لبکے مرامات نکل آتی ہے

ہر گہڑی حکم یہ دے لکے جو رہا کرتے ہین
قید سے اونکے سب اوقات نکل آتی ہے

باغبان مجکو جو گلشن سے نکالے ہے کہین
بو ہر اک گل کی مرے ساتھ نکل آتی ہے

کہولکر دیکھہ ذرا دلکا خزانہ درویش
اسمین ہر طرح کی سوغات نکل آتی ہے

کہولدیتے ہین وہ زلفین جو رخ روشن
دن برہانے ہی یہان رات نکل آتی ہے

مین وہ مجہول ہون جب گبر و مسلمان جہگڑین
بحث مین اونکے مری ذات نکل آتی ہے

خلق حسبدن سے ہوی بانکے میان کی نوکر
ہر اشارہ مین کرامات نکل آتی ہے

فتنۂ حشر را بپا کردی
بر سر عاشقان جفا کردی

خال بنمودی و مرا اے بت
دانۂ زیر آسیا کردی

جز خیالت نماند ہیچ دگر
فارغ از قید ماسوا کردی

خار در رہ شکستہ ام بہ چمن
وعدۂ سیر چون بما کردی

بوفائے خودم بود سوگند
عہد بشکستی و جفا کردی

متفرقات

اوکار غیب

ولہ

[illegible]

اور کیا چاہیئے مولا مجھکو
بسکہ ہیں قدمون کا سہارا مجھکو
داغ الفت مین [illegible]
کر دیا صورت دیبا مجھکو

افکار غیب

[illegible]

یہہ رندونکی ہے میکدہ مین صدا
ذرا مجھکو بیہوش کر جائے

ولہ

ہر کام کی نہین کوئی تدبیر ہات مین
ہوتا وہی جو ہی خط تقدیر ہات مین

رکہدونگا بس ہین یار کی تصویر ہات مین
پہر سوال آئین نکیرین جس گہڑی

کام اپنا ایک جنبش مژگان سے ہی تمام
بے فائدہ کمان ہی اور تیر ہات مین

ممکن نہین کہ چاک ہو تقدیر کا رفو
رکہتے ہین گرچہ سوزن تدبیر ہات مین

ولہ

ساقی خوروش جونہ پیاسونکی چہو بہائے
بہٹی بہی مے کی ہو تو جہنم سے کم نہین

کیون غرق ہون نہ اہل دول وسکی چاہ مین
گرداب ناف صورت دریم سے کم نہین

کیا کیا ڈسے ہو گردش لیل و نہار سے
ہمکو زمانہ افعی ارقم سے کم نہین

ولہ

عجب کوچہ یار ہے دلفریب
یہان اپنا دل چہوڑ کر جائیے

ہین ہوین مطلع دیوان بلا
ہے نگہ آہوے میدان بلا

ڈرتے ہین وصل کے ہوگی ہی نہین
جیٹ ہی کر جائین گے سب جان بلا

یار سے آنکہہ لڑنا ہے غضب
ہے سراپا وہ بلا کا پتلا

ولہ

دیتے ہو سیدہی بات کا الٹا جواب کیا
معلوم آسمان کا نہین انقلاب کیا

باتون پہ اونکے مرنے لگے تیغ و تبر کیا
تیغ زبان دکہانے لگی آب و تاب کیا

ولہ

آئے وہ زیارت کو سنوارے ہوے گیسو
ہر تار کفن کا ہی مرے تار نظر آج

ولہ

مری صورت دیدکو تیرے جو ترسے آئینہ
باہر آجاوے نکل کر اپنے گہر سے آئینہ

ولہ

[illegible]

سات اپنے غیر کی شرکت پسند آتی نہیں او نکے نظارے سے فرصت یکدم پاتی نہیں		اسلئے تصویر جانان ہمنے کہچوائی نہیں اسلئے تصویر جانان ہمنے کہچوائی نہیں
ہاے سبہون مین آشنا کسکو اس چمن مین نہ تہا کسیکا دخل خانۂ یار مین سے غیر کہان	ولہ	ہے محبت کا حوصلہ کسکو تو اڑا لائی اے صبا کسکو دہونڈتا ہے تو جا بجا کسکو

قطعۂ تاریخ وفات حضرت مولانا مولوی میر شجاع الدین صاحب قبلہ قدس اللہ سرہ جد حضرت مرحوم مصنف

حضرتِ مولوی شجاع الدین سالِ تاریخ خلق عرض نمود	چون زد نیا رہِ ثواب برفت از دکن وای آفتاب برفت

۱۲۶۵ ہجری

قطعۂ تاریخ بناے سائبان گنبد حضرت موصوف قدس سرہ العزیز

پیر و مرشد کا گنبدِ عالی لطف پر لطف سائبان جو بنا کیون نہوئے پسند عالم کو بہر دیا نور سے خدا نے خلق		خوشنما دلربا عمارت ہے پہر تو جانا خدا کی قدرت ہے اوسکا بانی بہی خوش عقیدت ہے سائبان کیا ہے قصر جنت ہے
		۱۳۰۴
بنا چون گشت این زیبا عمارت بحسنِ اعتقادِ بانیِ خویش	ولہ	کہ مطبوعِ دلِ پیر و جوان است بنایش حسن افزائے مکان است

قطعات تواریخ مکان حضرت عمدۃ العلماء محبوب نواز الدولہ بہادر مفتی

ایضاً عربی

بناء خیرہ دار لطرب
وخیر اجر للمکتسب
و ذا ھو من للفضل کاب
اجل شیخ ادنی النسب
فحل ذکی فی ادب ۱۳۰۵

مسکن نور سے تجلا ہے کیون نہو آشکار سال بنا	ایضاً	کعبہ دل سے خانقہ کیا ہے شاہ خاموش آپکی جا ہے ۱۳۰۵
	ایضاً	
ہے عجب خانقاہ کیا کہیے اوسکی تاریخ ہے اگر منظور		مورد فیض کبریا کہیے خلق – صحخانہ بدا کہیے
	ایضاً	
ہوا تیار قصر دین پناہی کیا ہر اک سرشار ہے جام محبت سے		گدا کرتے ہین یہان کی بادشاہی کیا بنا میخانہ عشق الٰہی کیا ۱۳۰۵
	ایضاً	
بنا خانقاہ فلک ارتفاع خدا کی اترتی ہے رحمت یہان		جہان اہل ایمان کا ہی اجتماع یہہ ہے مجلس ذکر وحال و سماع ۱۳۰۵
	ایضاً	
خانقہ خوب بنا – اہل ایمان کا چمن مجلس ذکر وسماع – عشق والو کا چلن		شاہ خاموش ولی – ہی جہان جلوہ فگن یون کہا خلق نے سال – قصر فیض وصدی ۱۳۰۵
	ایضاً فارسی	
شد بنا خانۂ استوارے کرد سالش رقم دل فگارے		گلشن دین حق راہبارے آستان سعادت مزارے ۱۳۰۵

حضرت مفتی و محبوب نواز الدولہ
قصر شاہی سا ہے ... بنایا جو بن
مین نے ... خلق ... یکجا ...
آج آراستہ ... ہوی جیسے دلہن ۱۳۰۵

افکار عجیب

... نقشی ...
... تعمیر ...
... عمارت ... نقشی
ایضاً عربی
بنا ... عالی ... جمیل
... ۱۳۰۵

قطعہ تاریخ از نتائج طبع ... حضرت مولوی محمد عبد الغفار صاحب نصیح نقشبندی قادری
منشی ... صاحب ... معلوی ... صاحب ...

چون نوشت این رسالہ روح فزا	گشت مسرور ہر دل غمناک
سالِ تاریخ او رقم زد خلق	شد مرتب زہے رسالہ پاک ۱۲۸۷

ایضاً کتاب گوہر مقصود

شد چو تالیف این کتاب از فضل یکتائے عصر	آنکہ طبع صافی او بحر مواج قبول
سالِ او غواصِ بحرِ مرم از سر بینائے گفت	گوہر مقصود آمد گوہر تاج قبول ۱۲۹۱

قطعۂ تاریخ مکانِ صاحب موصوف

چہ بنائے رفیع و ذی شان است	با فلک پنجہ و گریبان است
بکلیدش مبارک و خرم	باد گو شمع آن شبستان است
مردم دیدہ و سخا و کرم	قالب جود و فیض را جان است
خلق سالش باسم ذات نوشت	بارک اللہ چہ قصر و ایوان است ۱۲۹۶

قطعات در عید الضحیٰ

عید اضحیٰ کی آج برکت سے		علم حاصل شتاب ہو جائے
مہر خورد ہون جو دوست ہوئے		دلِ حاسد کباب ہو جائے
رب کعبہ کی ہے عنایت آج	ایضاً	اہلِ ایمان کی ہے ضیافت آج

ایضاً فارسی

ایضاً رباعی

افکار غیب

عیدی

ایضاً

قطعہ در عید الفطر

قطعہ در عید شب برات

واہ کیا لطف ...

وا در رحمت خدا ہے آج

حاجی سید محمد صدیق علیہ الرحمۃ حسینی قادری المتخلص بہ خلق قدس سرہ العزیز مصنف دیوان

خلق کہتی ہے شب برات اسکو		اہل ایمان کو رتجگا ہے آج
	ایضاً فارسی	
اہل ایمان مژدہ آمد شب برات ایکہ میخواہی نعیم آخرت		نقد غفران است بہر عاصیات جمع کن بہر خود اسباب نجات
	رباعیات در صنعت غیر منقوطہ	
مولا کا ہو اسم ورد ہر دم دلکا سودا اگر اوس گوہر اسرار کا ہو		ہو مالک دل ہمدم و محرم دلکا گاہک اوسکا ہو سارا عالم دلکا
	ایضاً	
سالار کرام راہ مولا دکھلا گمرہ رہا طول عمر اور آوارہ		وہ در کہ اطہر وہ معلا دکھلا وہ مرحلہ سرور دکھلا دکھلا
	ایضاً	
آرام و سرور لاکہہ گو حاصل ہو اللہ سوا مراد دل گر ہو اور		آلام و ہموم کا اگر حامل ہو کسطرح وہ اہل دل ہو اور کامل ہو
	قطعہ در اسمائے شہور فصلی	
مہر آبان بہمن اسفندار ہر چار ندیک ہست فروردی ہم اردی بہشت ندیک ویک پس ازان تیر و امرداد ست پس شہریور ست		آذر و دے در میان شان کہی دارند یک باشد آن خورداد ما ازپس چو بردارند یک ہر سہ ہم بیچہ بفروردی بہار آرند یک

افکار غیب

از مولانا المولوی حافظ قادری سید محمد عمر علیہ الرحمۃ قادری المتخلص بہ ... حضرت خلق مغفور

از مولانا المولوی حافظ ... قادری ...

١٢ | ١٣١٢

از مولوی حافظ قاری سید محمد علی صاحب شطاری ادیب تخلص

عارف کامل و جناب خلق سال رحلت ادیب گفت چنین	رہبر راہ دین ز عالم رفت سید عارفین ز عالم رفت ۱۳۱۲ھ

از جناب سید احمد صاحب قادری عرف حلیب احمد محسن تخلص

ہیں خاص اولادِ نبی اور عز و فخر ہاشمی ہیں نجابت دل حسنین کے اور قطبیت حق سے ملی اور راحتِ جان ہیں مری یہ حضرتِ صدیق علی یہ سال رحلت از سر افسوس محسن نے کہا	ہیں نور عین فاطمہ اور راحت جانِ علی ہیں غوث اعظم کی پیارے سب یہ ہیں علی ہیں سیدی و مرشدی و محسنی و قبلتی واللہ تاج الاولیا معشوق حق مولی ولی ۱۳۱۲ھ

از سید فخر الدین صاحب قادری فخر تخلص عرف میاں صاحب

زدار فنا شد بسوئے جنان بشد سال رحلت ز روئے بہشت	چو اے فخر آن عارف واصلے بفردوس شد مرشد کاملے ۱۳۱۲ھ

از محمد نظام الدین خانصاحب واثق تخلص نبیرۂ غلام محمد خان بخشی بیجاپور

پیشوائے سالکین و عارفین عرض واثق نے کیا سال وصال	سوئے فردوس برین راہی ہوئے ذی المکارم واصل باقی ہوئے ۱۳۱۲ھ

از سید غلام محی الدین قادری حاذق تخلص خلف اوسط حضرت مصنف مرحوم

از سید محمد عثمان قادری فائق تخلص خلف حضرت مصنف مغفور

چہوڑ دنیا مین فائق کو مقبولِ حق		ہو گئے رونق افزورِ خلد برین
کہدیا از سرِ آہ سالِ وفات		واصلِ رب ہوئے قدوۃ العارفین ۱۳۱۴
والدم ہم مرشدم زین دار رفت	ایضاً	بود او را این وفاتِ ظاہری
حی و مرزوق است نزدِ کردگار		داد حق او را حیاتِ باطنی
ہر بنِ مو آہ و نالہ می کند		زود ما را مقتدا بگذاشتی
در ریاضت جسم را کردی خراب		ہم نہ یک لحظہ تو راحت یافتی
رسم و بدعت را تو کردی منہدم		سنتِ احمد صلعم تو زندہ ساختی
رو نکردی سوی مدح و ذمِ خلق		مرضیِ رب را مقدّم داشتی
صحبتت اکسیر بہرِ قلب بس		اشقیا را اولیا پرداختی
چون نہ گریم چون نہ نالم در غمت		سیدی یا والدی یا مرشدی
از تو می خواہم الہ العالمین		بر روانش رحمتت نازل کنی
مُحسِنًا کَانَ فَزِدْ اِحْسَانَہُ		دَارَہُ اجعل طَیِّبًا مِنْ دَارِہِ
سالِ رحلت فائقِ غمگین بگفت		سوئے جنت رفت اولادِ نبی ۱۳ ۱۳

تاریخہائے طبع دیوان بلاغت عنوان از نتائج افکار گہربار شعرائے ذوی الاقتدار

از مولانا مولوی حافظ حاجی سید شجاع الدین حسین صاحب قادری شجاع تخلص

اکله اکل بفاقه توبه توجاجه — کان بدنا ض حتی صار مثل الهلال
یحمل الکل کذا یقری الضیف جدا — وسطه شد اشد الطالب المعالی
کان بحر الشریعة جاریا عن یمینه — کان بحر الطریقة فایضا عن شمال
ما وجدنا مثیلک ما رأینا عدیلک — من مشی فی سبیلک حاز کل المعالی
کان قصب العلایة - للکرامات آیة — نظمه فی اضاءه - فاق عقد اللآلی
جمعه ضم فرقا - طبعه عم خلقا — نفعه تم حقا - راشد اکل حال
قول المقول صدق - نظمه نطق حق — طاب اشعار خلق - ارخ عند بالی

۱۳۰۷ ۱۳۰۷

از مولوی حافظ قاری سید غلام غوث صاحب شطاری ادیب تخلص

طبع نظم عارفانه دیدم و جستم نشان مصرعے از بہر سالش زود آمد از ادیب		خلق گفته در جوابم بر محل دیوان خلق ہدیه ارباب علم باعمل دیوان خلق ۱۳۰۷
صدیق ارباب ہدی که بوده دیدند چون اہل سخن به نظمش چون چاپ شد سالش ادیب گفته	ایضاً	مقبول یزدانی جناب خواجه گشتند مشتاق کتاب خواجه دیوان اشعار جناب خواجه ۱۳۰۷
گشت مطبوع چو دیوان جناب صدیق سن او جست ادیب و زندائے غیبی	ایضاً	بر ارباب سخن تحفه میمون آمد در درج سخن طبع ہمایون آمد ۱۳۰۷

از مولوی حافظ قاری سید محمد علی صاحب شطاری ادیب تخلص

افکار غیب

از رفیق مولوی عبد الحی صاحب قادری رفیق تخلص

از سید محمد مسعود صاحب قادری ... تخلص

افکار غیب

از مولوی محمد عبد القدیر صاحب صدیقی حسرت تخلص تلمیذ حضرت خلق مغفور

بیان سیدی و مرشدی و مولائی	حدیث عشق و محبت کلام حق لاریب
بسال طبع تامل نمود چون حسرت	بگفت ہاتف غیبی - کلام پردۂ غیب
	۱۳۱۴

از مولوی سید اعظم علی صاحب قادری شائق تخلص تلمیذ حضرت خلق مغفور

طبع حضرت کی وہ روانی ہے	جسکا ہمسر ہے اور نہ ثانی ہے
ہین یہہ اشعار یا کرامت شیخ	یا کہ الہام آسمانی ہے
کیون نہ دیوان کو حرز جان کرین	پیرومرشد کی یہہ نشانی ہے
کہدیا سال طبع شائق نے	مصدر فیض جاودانی ہے
	۱۳۱۴

از جناب سید احمد صاحب عرف سید حسن قادری ناسق تخلص نبیرۂ میر معانی جان صاحب

ہراک شعر پہ کیجے گوہر تصدق	بنا کان الماس کان سخن اب
کہا سن یہہ ناسق نے از روی بہجت	ہویدا ہوا گلستان سخن اب
	۱۳۱۴

از مولوی سید سجاد حسین صاحب قادری سجاد تخلص

ہوا جسوقت یہہ دیوان مرتب	کلام صدق ہر اک شعر مصدوق
جو سال طبع سوچا مین نے سجاد	کہا دل نے خزینۂ وصل معشوق
	۱۳۱۴

مردے دل زندہ ابھی ہوجاینگے یہہ کیا واتو نے سال طبع عرض	یہہ اعجاز مسیحا چھپ گیا خوش کلام قطب دنیا چھپ گیا ۱۳۱۴ھ

از سید فخر الدین صاحب قادری۔ فخر تخلص

واہ کیا بے مثل یہہ دیوان چھپا فخر نے جب فکر کی تاریخ کی	وصف جسکا ہو نہیں سکتا ادا دفتر شیرین زبان۔ دلنے کہا ۱۳۱۴ھ

از حاجی جان محمد صاحب میمن

ہے ہر یک شعر ہادی برحق ہر قصیدے کی نعت کیا ہووے طبع کا سال عرض کر خادم	ہر غزل قرب حق کی ہی موصل جو کہ نعت نبی سے ہے شامل شعر موزون مرشد کامل

از محمد یوسف صاحب۔ شاہق تخلص تلمیذ فائق

واہ وا کیا خوب ہے افکار غیب تو بھی کہدے اسکا شاہق سال طبع	کہہ رہا ہے اک زمانہ مرحبا گفتگوی عاشقانہ مرحبا ۱۳۱۴ھ

از سید محمد باقر علی صاحب قادری۔ شارق تخلص خلف اصغر حضرت مصنف مغفور

افکار غیب

از فیاض بہاروی

تمت

قصائد و رباعیات از فقیر محمد عثمان فائق غفر اللہ لہ

دلمین الفت ہی تری سرمین ہی سودا تیرا / کونسی جا ہی ہے جسجا نہین چرچا تیرا

ہر رگ و پے مین نظر آتا ہی جلوہ تیرا / دیکھتا رہتا ہون اپنے مین تماشا تیرا

یاس حرمان کو نہین دخل مرے دلمین کبھی / حق کی رحمت ہمین بس اور وسیلہ تیرا

خواب مین تو کبھی گیسوئے معنبر دیکھون / ایک مدت سے مرے سر مین ہے سودا تیرا

یا تو وہ دن تھے مدینہ مین پہرا کرتے تھے / اب مری آنکھون مین پہرتا ہی مدینہ تیرا

اوسکے صدقے سے مجہی بخش خداوند کریم / شہ لولاک جو محبوب ہی پیارا تیرا

شب معراج فرشتونکی زبان پر تہا یہی / تیرا محبوب ہے ہمشکل خدایا تیرا

ہی مجہی لطف حیات ابدیکی امید / مرتے دم سامنے آنکھون کے ہو جلوہ تیرا

دامن پاک پکڑ کر یہہ کہون محشر مین / آجکے روز شفاعت کا ہی ذمہ تیرا

قدم پاک سے تیری ہی دو عالم روشن / چاند سورج سے زیادہ ہی کف پا تیرا

آسیہ حوران بہشتی بہی تصدق ہون مدام / دل سے عاشق جو ہوا ای مرے مولا تیرا

ایکدن ہم بہی حضوری مین پہنچ جاوینگے / کہینچ لیجائیگا عشق ای شہ والا تیرا

فائق خستہ کو پہنچا دے مدینہ مین خدا
ہے بہت ہند سے بیزار یہہ بندہ تیرا

عشق رکہتے ہین دلمین حضرت کا / خوف کیا ہے ہمین قیامت کا
فکر دوزخ نہ شوق جنت کا / جب سے پایا مزا محبت کا

فائق دعا یہ مانگتے رہتا ہے ہر گھڑی
لاوے نہ مجھ پہ وقت خدا امتحان کا

کسقدر ہے فیض عرش شاہ جیلان دیکھیے
کوہ و صحرا مین ہے لطف گلستان دیکھیے

دور ہے بغداد سے ہو تو نہ پہ ہی جان دیکھیے
سینہ بریان دیدہ گریان دل پر ارمان دیکھیے

خواہش دنیا نے کر ڈالا ہے ویران دیکھیے
ہو گیا ہے دیدۂ دانستہ نقصان دیکھیے

دستگیر بیکسان حال پریشان دیکھیے
دیکھیے پھر خدا محبوب سبحان دیکھیے

چہرۂ اقدس کا روز و شب جو رہتا خیال
سوجھتا ہے کچھ نہین جز آپکے ہان دیکھیے

آپکی فرقت مین ابتر حال ہے غوث الورا
اک نگاہ لطف سے سوے غریبان دیکھیے

اپنے روضہ پر بلا لو تا کہ ہو تسکین دل
کسطرح اب مین ستاتے یاس و حرمان دیکھیے

سب ولی اللہ کے کاندہو نپہ ہے اونکا قدم
اللہ اللہ عظمت محبوب سبحان دیکھیے

کیا فصاحت کیا بلاغت ہے کلام پاک مین
مرحبا صل علی حضرت کا دیوان دیکھیے

دستگیری کیجیے اے دستگیر بیکسان
کسطرح گھیرے ہین مجھکو نفس و شیطان دیکھیے

یاس و حسرت پھر لگے طوفان اٹھانے آج کل
ناخدا کشتی امید واران دیکھیے

وصف کے لائق کہان ہے اپنی فائق زبان
منہ ہمارا دیکھیے تعریف سلطان دیکھیے

بیتاب ہون فرقت سے تمہاری غوث الاعظم شیئاً للہ
ہو مجھکو تربت وصل عطا غوث الاعظم شیئاً للہ

خواہش نہین دل کو شاہی کی ہے آرزو در کے گدائی کی
ہے آپکے اتنا معروضہ غوث الاعظم شیئاً للہ

افکار غیب

یہاں تو ہی تیرا ہمدم رکھے جو نہ یا الٰہی قدم
احسان یہ جتایا ہے خدمت کا ممنون بنا عقیدت کا
ہو مشرق فیض غوث وار تبہ تیرا ہے سمجھ میں ورا
اے قادری یار نسب اے جعفری یا مقبول نسب
کیا دامن دولت ہات آیا کیا ہات سہارا بخت آیا
ہے ہات پنا حق جو ہی شکر کی جا اب لیل و نہار
ہے شمع ہدایت ذات تری کیا دھن کی ہووا میری
خواہان شفاعت ہیں الٰہی یہاں ہم و سب نا اہلی
ہان جوش میں اے کبر کرم خوف دوزخ ہے ہمیں
کہتے ہیں کرامت جسکو وہ حق نے عطا کی تمکو

آداب بجا لاتی ہی سو آگاہ حضرت خواجہ محبوب اللہ
ہیں غرقہ بحر فنا فی اللہ حضرت خواجہ محبوب اللہ
خورشید سپہر عرو جا حضرت خواجہ محبوب اللہ
ہو فخر دو عالم شان اللہ حضرت خواجہ محبوب اللہ
ابر رحمت جناب الٰہی دینا پناہ حضرت خواجہ محبوب اللہ
سایہ میں ہیں تیری فانی اللہ حضرت خواجہ محبوب اللہ
گمراہ ہزاروں کئے راہ حضرت خواجہ محبوب اللہ
اے قطب رواجت خواہ حضرت خواجہ محبوب اللہ
سر تو دیکھیں ہیں ستار گناہ حضرت خواجہ محبوب اللہ
ہر بات دل آرا ہیں واللہ حضرت خواجہ محبوب اللہ

فائق بھی ہے اک ادنا خادم عاصی ہے مگر فاسق نادم
ہے در رحمت کی یک سپہ گاہ حضرت خواجہ محبوب اللہ

رباعیات

پہلے تو حمد کبریا کرتا ہوں
بعد اپنے گناہوں کی معافی کیلئے
پھر مدح شہ ہر دو سرا کرتا ہوں
درگاہ الٰہی میں دعا کرتا ہوں

ایضاً

ہستی سے یہاں ابھی کبھی آیا ہوں
سنتا ہوں گنہگاروں کا غفار ہے تو
سب کچھ چھوڑا ہوں تیری در آیا ہوں
بس اتنی ہی امید پہ مر آیا ہوں

غلطنامہ افکار غیب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۱۳	جنبہ	جبہ
۵	۲۳	بیمبر	پیمبر
۶	۲۱	بجر	بگر
۷	۷	شدہ نہ	شدہ ند
۸	۱۱	حیرآن	حیران
۸	۸	اوہر سنک	ہر سنگ
۱۰	۱۹	ہو	ہوا
۱۵	۳۰	رسالت	خلافت
۱۹	۶	ایرشک	اے رشک
۲۰	۱۳	نلخ	تلخ
۲۱	۱۲	سرمایہ	سرمایہ
۲۲	۱۲	زاز	نراز
۲۳	۴	ہبکے	ہنسکے
۲۵	۱۷	ہبین	نہین
۲۸	۱۵	دلا	دیا
۲۸	۱۷	نوندگی	زندگی
،	۳۰	نو	تو
۲۹	۲۹	آجکل	یہہ آج کل
۳۲	۲۴	مین نے سر کہدیا	مین نے سر کہا
۳۱	۲۵		
۳۳	۶	بابا	پایا
،	۳	غال	خال رد
۳۵	۲۳	حلوے	جلوے
،	،	خورشد	خورشید
۴۱	۹	زالو	زانو
۴۲	۲۲	کیون	نہ کیون
۴۳	۱۲	گلزا ابر	گلزار پہ
،	۲۵	رشہاوے	نبھاے
۴۶	۱۲	نگاہ	گناہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۸	۱۳	مفلسو	مفلسو
،	،	سجاورین گے	جاوین گے
۴۹	۳	جایگی	جائینگے
،	۳	سیمبر کا	سیمبر کا
،	۲۱	کہا	کیا
۵۰	۱۵	اوس	نوش
۵۱	۴	تب	تپ
۵۵	۳۱	برہم	پرہم
۵۷	۵	بخواہد	نخواہد
،	۱۲	اپتی	اپنی
۵۸	۱	جگایا	جگایا
۶۱	۴	اکہ	اک
۶۲	۶	امشہور	مشہور
،	۸	ہرگس	نرگس
،	۲۲	آزماے	آزمالے
،	۲۴	گوشہ وغم	گوشۂ غم
،	۳۰	بنساتا	ہنساتا
،	۳۱	ہو	جو
۶۳	۳۱	بار	یار
		مزیلے سے	مزیلے
،	۱۷	پھوتو	ہوتو
،	۵	و	جو
،	۱۲	ہرل	ہراک
۶۴	۱۲	دوسری غزل شروع ہوئی جدول چاہیے	
،	۱۵	حور د	جور د
،	۱۹	مالۂ	نالۂ
۶۴	۲۲	قانی	فانی
۶۵	۵	اور	اوڑ
۶۷	۲۵	نعیان	نیسان

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۸	۲۰	جدول غلط دوسری غزل پر چاہیے	
،	۲۵	بگاڑا	بگاڑا
۶۹	۱۴	اکہ نہ اکہ	اک نہ اک
۷۰	۱	زلف	زلف
،	۴	شیرنگی با	شیرینگی آب
،		کسی سے	کسی نے
،	۲۵	مژہ سے ٹہوٹر	مژہ نے ٹہور
۷۲	۱۰	درمیان ولا چاہیے	
،	۲	کے بعد لکیر چاہیے	
۷۸		۷ اور ۱۰ الملکر شعر ہوتا ہے	
جبسے اوس طفل ہوس کا ہوا سودا سے دل			
تھی جو دولت پاس اپنے خاک مین بس مل چکی			
۹۴	۶	ہے ثبات	بے ثبات
،	۱۰	کی تمکو	کی تہی تمکو
،	۲۸	سنہ کے بعد	جدول چاہیے

اعلان

صاحبانِ مطابع اہلِ دکن کو اطلاع دیجاتی ہے
کہ دیوان حضرت خلق کا ہماری سعی سے مدون
ہوا ہے۔ لہٰذا کوئی صاحب بغیر اجازت مولف
صاحب دیوانِ ہٰذا کے قصدِ طبع نہ فرماویں

خاکسار
سید فخرالدین قادری

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY HYDERABAD
Post Graduate ... Arts & Commerce